امامیہ مشن لکھنؤ کا ترپنواں (۵۳) تبلیغی رسالہ
(رجسٹرڈ)

نہج البلاغہ کا استناد

LYTTON LIBRARY
ALIGARH.
MUSLIM UNIVERSITY

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت ۳/
محصول ڈاک ۱/

آپ مذہب کی حمایت کیونکر کرسکتے ہیں؟

(۱) امامیہ مشن کی ممبری قبول فرماکر۔

(۲) امامیہ مشن کے استقلال فنڈ کے ٹکٹ خرید فرماکر۔

(۳) امامیہ مشن کے تبلیغی رسائل خرید کر۔

جس سے آپ کی مذہبی معلومات میں اضافہ ہوگا اور مشن کی امداد بھی ہوجائیگی۔

(۴) امامیہ مشن کے تبلیغی رسائل ہم سے رعایتی قیمت پر خرید فرماکر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کرکے (جیسا کہ بعض ہمدردانِ ملت عامل ہیں)

امامیہ مشن ۴۵۳ تبلیغی رسائل چھ سال کے اندر اندر شائع کرچکا ہے جس کی کل تعداد ۸۰ ہزار سے اوپر ہوچلی ہے۔

ہر سال عشرۂ ماہ محرم میں اردو، ہندی، انگریزی رسائل غیر مذاہب میں مفت تقسیم کرتا ہے۔ لکھنؤ کی اچھوت کانفرنس میں دو زبانوں میں مفت رسائل تقسیم کیے ہیں۔

(خادم مذہب)

آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

نہج البلاغہ کا استناد

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس کٹہریہ اسٹیٹ لکھنؤ

۴۸۳

امامیہ مشن لکھنؤ کی ترپنویں دینی خدمت

نہج البلاغہ جو امیر المومنینؑ کے کلام کا مجموعہ ہے اس میں بہت سے اخلاقی مسائل پر بھی حضرتؑ کے تصریحات موجود ہیں جو مسلمانوں کیلئے دلیلِ راہ بن سکتے ہیں۔ لیکن بعض افراد اپنے ذاتی اغراض کے ماتحت اس کے استناد و اعتبار میں گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

حضرت سید العلماء دام ظلہ نے اس موضوع کو پیش نظر رکھکر اس تبصرہ کو تحریر فرمایا ہے جو تحقیقی لٹریچر میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

امید ہے کہ اہل ذوق اس کتاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور مشن کی اس خدمت کو جو اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ انجام پا رہی ہے عملی ہمت افزائی کے ساتھ قبول فرمائیں گے۔ والسلام

خادم مذہب
محمد رضا نقوی
سکریٹری امامیہ مشن
وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

شعبان سنہ ۱۳۸۶ھ

20.5.02

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U48241

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین

"نہج البلاغہ" اُن خطب و مکاتیب اور وصایا و حکم کا نام ہے جو علامہ سید رضیؒ نے قدیم و معتبر ترین کتب سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے کلام سے جمع فرمائے ہیں۔

اگر قوت احساس اور ذوق بلاغت کوئی چیز ہے اور اگر کسی کتاب کے طرز تحریر اور معیار عبارت سے کسی مصنف کی طرف اُسکی نسبت کے صحت و عدم صحت کو دریافت کیا جاسکتا ہے تو ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ایک غیر مسلم کے سامنے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا محیر العقول طرز بیان اور ہمت شکن اسلوب کلام ہے جس سے انسانی طاقتیں عاجز نظر آتی ہیں۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا حیرت انگیز معیار فصاحت اور عنوان بیان ہے جس سے عام انسانوں کی طاقتیں قاصر ہیں۔

اسی بنا پر اگرچہ نہج البلاغہ ایک شیعی عالم کی جمع کی ہوئی کتاب ہے لیکن اسکے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا اعتراف روادار اور وسیع النظر علمائے اہل سنت نے بھی کیا ہے اور انھوں نے اس کتاب کو بہترین ثبوت امیر المومنینؑ کے درجۂ فصاحت و بلاغت کا قرار دیا ہے۔

وہ کشادہ حوصلگی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ کتاب کلام خالق کے ماتحت ہر مخلوق کے کلام سے بلند ہے جن میں سے بعض تصریحات جو سر دست ہمارے پیش نظر ہیں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ اللہ معروف بہ ابن ابی الحدید مدائنی بغدادی متوفی ۶۵۵ھ جنھوں نے اس کتاب کی بسیوط شرح لکھی ہے وہ حضرت امیرؑ کے فضائل ذاتیہ میں فصاحت کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

اما الفصاحة فهو امام الفصحاء وسيد البلغاء وعن كلامه قيل دون كلام الخالق وفوق كلام المخلوقين ومنه تعلم الناس الخطابة والكتابة قال عبد الحميد بن يحيى حفظت سبعين خطبة من خطب الاصلع ففاضت ثم فاضت وقال ابن نباتة حفظت من الخطابة كنزا لا يزيده الانفاق الا سعة وكثرة حفظت مائة فصل من مواعظ علي ابن ابيطالب ولما قال محفن ابن ابي محفن لمعاوية جئتك من عند اعيى الناس قال له ويحك كيف يكون اعيى الناس فوالله ما سن الفصاحة لقريش غيره ويكفي هذا الكتاب الذي نحن شارحوه دلالة على انه لا يجارى في الفصاحة ولا يبارى في البلاغة۔

"فصاحت کا آپکی یہ عالم ہے کہ آپ فصحاء کے امام اور بلغاء کے سر گروہ ہیں آپ ہی کے کلام کے متعلق یہ مقولہ ہے کہ وہ خالق کے کلام کے نیچے اور تمام

مخلوقین کے کلام سے بالاتر ہو اور آپ ہی سے دنیا نے خطابت و کتابت کے فن کو سیکھا۔ عبدالحمید بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے ستر خطبے حضرت علی کے خطبوں سے یاد کیے تو انھوں نے مجھے فیض پہونچایا اور کتنا فیض پہونچایا۔ اور ابن نباتہ نے کہا ہے کہ میں نے خطابت کا وہ ذخیرہ محفوظ کیا ہے جو صرف ہونے سے بڑھتا ہی جائے گا۔ میں نے سو فصلیں مواعظ علی ابن ابیطالب میں سے یاد کی ہیں۔ اور جب محقن ابن ابی محقن نے (خوشامد میں) معاویہ سے کہا کہ میں سب سے زیادہ گنگ شخص کے پاس سے آرہا ہوں تو معاویہ نے کہا کہ خبردار۔ وہ گنگ کیسے کہے جا سکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم فصاحت کا راستہ قریش کو نہیں دکھایا مگر انھوں نے۔ اور کافی ہے یہی کتاب جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں اس امر کے ثابت کرنے میں کہ حضرت فصاحت میں وہ بلند درجہ رکھتے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا اور بلاغت میں آپکا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔"

علامہ مذکور دوسرے موقع پر لکھتے ہیں۔

ان کتابنا من فصوله داخل فی باب المعجزات المحمدیۃ لاشتمالہا علی الاخبار الغیبیۃ وخروجہا من وسع الطبیعۃ البشریۃ۔

اس کتاب کے اکثر مقامات حضرت رسول اکرمؐ کا معجزہ کہے جا سکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ غیبی خبروں پر مشتمل ہیں اور انسانی طاقت کے حدود سے بالاتر ہیں۔" اور خصوصیت سے خطبۂ شقشقیہ کے متعلق جو اکثر اشخاص کے اغراض مذہبی کے خلاف ہونے کی بنا پر خصوصیت سے شبہات و شکوک کا آماجگاہ بنایا جاتا ہے۔ علامہ ابن ابی الحدید نے

اپنے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب واسطی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے جب اپنے استاد شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد معروف با بن خشاب کے سامنے یہ خطبہ پڑھا تو ان سے دریافت کیا اتقول انھا منحولة کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ خطبہ صحیح نہیں ہے اور بنایا ہوا ہے؟

ابن خشاب نے کہا: لا واللہ وانی لا علم انھا کلامہ کما اعلم انک مصدق ہرگز نہیں بلکہ مجھے اس بات کا حضرت علی کا کلام ہے اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات کا کہ تم مصدق ہو۔

مصدق نے کہا۔ ان کثیرا من الناس یقولون انھا من کلام الرّضی اکثر لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ خود سید رضی کا لکھا ہوا ہے۔

ابن خشاب نے کہا۔ انی للرّضی ولغیر الرّضی ھذا النفس وھذا الاسلوب وقد وقفنا علی رسائل الرّضی وعرفنا طریقتہ وفنہ فی الکلام المنثور وما یقع مع ھذا الکلام فی خل ولا خمر ثم قال واللہ لقد وقفت علی ھذہ الخطبۃ فی کتب صنفت قبل ان یخلق الرّضی بمأتی سنۃ ولقد وجدتھا مسطورۃ بخطوط اعرفھا واعرف خطوط من ھی من العلماء واھل الادب قبل ان یخلق النقیب ابواحمد والد الرّضی۔

"بھلا رضی یا رضی کے علاوہ کسی اور کو کہاں یہ قدرت اور یہ طرز بیان ہم نے سید رضی کے خطوط دیکھے ہیں اور ان کے طرز نگارش کو پہچانتے ہیں اس کو اس

کلام سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ خدا کی قسم میں نے اس خطبہ کو اُن کتابوں میں دیکھا ہے جو رضی کی پیدائش کے دو سو سال پہلے تصنیف ہوئی ہیں اور میں نے اس کو ایسے علماء و ادباء کے خطوط سے لکھا پایا ہے جن کی تحریر کو میں پہچانتا ہوں اور وہ ابو احمد نقیب یعنی سید رضی کے والد کے بھی خلق ہونے کے پہلے تھے۔"

اس کے بعد خود علامہ ابن ابی الحدید کا بیان ہے کہ:۔ وقد وجدت انا كثيرا من هذه الخطبة فی تصانيف شيخنا ابی القاسم البلخی امام البغداديين من المعتزلة وكان فی دولة المقتدر قبل ان يخلق الرضی بمدة طويلة ووجدت ايضا كثيرا منها فی كتاب ابی جعفر ابن قبة احد متكلمی الامامية وهو الكتاب المشهور المعروف بكتاب الانصاف وكان ابو جعفر هذا من تلامذة الشيخ ابی القاسم البلخی ومات فی ذلك العصر قبل ان يكون الرضی موجودًا۔

میں نے اس خطبہ کے اکثر اجزا شیخ ابو القاسم بلخی بغدادی کے تصانیف میں دیکھے ہیں جو سید رضی کی پیدائش کے بہت پہلے مقتدر باللہ عباسی کے زمانہ میں تھے۔ نیز اکثر اجزا اس کے ابو جعفر بن قبہؒ کی کتاب "الانصاف" میں دیکھے ہیں۔ یہ فرقۂ امامیہ کے متکلم تھے اور شیخ ابو القاسم بلخی کے تلامذہ میں سے تھے۔ اور اسی زمانہ میں انکا انتقال ہو گیا قبل اس کے کہ علامہ سید رضی عالم وجود میں آئیں۔

(۳) ابو السعادات مبارک مجد الدین ابن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ نے اپنی مشہور کتاب "نہایہ فی غریب الحدیث و الاثر" میں نہج البلاغہ کے اندر خطبہ شقشقیہ کو

الفاظ امیر المومنینؑ تسلیم کرتے ہوئے اُن کے الفاظ کو حل کیا ہے۔ چنانچہ اسوقت ہمارے سامنے داہنی طرف نہج البلاغہ اور بائیں طرف نہایہ ابن اثیر دونوں کتابیں کھلی رکھی ہیں اور ہم نہج البلاغہ سے سلسلہ وار فقرات نقل کر کے نہایہ ابن اثیر میں انکا وجود ثابت کرتے ہیں جس کے بعد دیکھنے والے کو کوئی شبہ باقی نہ رہیگا کہ نہج البلاغہ کے مندرجہ عبارات علمائے اسلام کے نزدیک امیر المومنینؑ کی طرف صحیح نسبت رکھتے ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ مطبوعہ مصر ص۱۹ ثم انشأ سبحانہ فتق الاجواء وشق الارجاء وسکائک الھواء۔

نہایہ لغت (رجو) منہ حدیث علیؑ فتق الاجواء وشق الارجاء۔ لغت (سکک) منہ حدیث علیؑ شق الارجاء وسکائک الھواء

۲۔ صفحہ ۲۰۔ فرفعہ فی ھواء منفتق وجو منفھق۔

نہایہ لغت (فھق) منہ حدیث علیؑ فی ھواء منفتق وجو منفھق۔

ایضاً صفحہ ۲۰۔ بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا۔

نہایہ لغت (دسر) فی خطبۃ علیؑ رفعھا بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا

۳۔ صفحہ ۲۱۔ فی فلک دائر وسقف سائر ورقیم مائر۔

نہایہ لغت (رقیم) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ السماء سقف سائر ورقیم مائر۔

۴۔ صفحہ ۲۲۔ ترتہ بسنفھا بالماء حتیٰ خلصت ولاطھا بالبلۃ حتیٰ لزبت۔

نہایۃ لغت (لزب) فی حدیث علیؓ ولاطها بالبلۃ حتی لزبت ۔

ایضاً لغت (لوط) فی خطبۃ علیؓ ولاطها بالبلۃ حتی لزبت ۔

۵ ۔ صفحہ ۳۳ ۔ والناس فی فتن انجذم فیها حبل الدین وتزعزعت سواری

الیقین واختلف النجر وتشتت الامر ۔

نہایہ لغت (نجر) فی حدیث علیؓ واختلف النجر وتشتت الامر

۶ ۔ صفحہ ۳۵ خطبہ شقشقیہ طفقت ارتأی بین ان اصول بید جذاء او

اصبر علی طخیۃ عمیاء ۔

نہایہ لغت (جذ) منہ حدیث علیؓ اصول بید جذاء ویروی بالحاء

المہملۃ ۔

ایضاً لغت (حذذ) فی حدیث علی اصول بید حذاء ۔ یروی بالجیم ۔

وکانها بالجیم اشبہ ۔

۷ ۔ صفحہ ۳۷ ۔ فصاحبها کراکب الصعبۃ ان اشنق لها خرم وان اسلس لها

تقحم ۔

نہایہ لغت (شنق) فی حدیث علی ان اشنق لها خرم ۔

۸ ۔ صفحہ ۳۹ ۔ لکنی اسففت اذا اسفوا وطرت اذا طاروا ۔

نہایہ لغت (سفف) فی حدیث علیؓ لکنی اسففت اذا اسفوا ۔

۹ ۔ ایضاً صفحہ ۳۹ الی ان قام ثالث القوم نافجا حضنیہ بین نثیلہ ومعتلفہ

نہایہ لغت (نفح) منہ حدیث علیؓ نافح بالحصنین ـ ایضاً لغت (نبل) فی حدیث علیؓ بین نبیلہ و معتلفہ

۱۰ ـ صفحہ ۴۰ ـ قام معہ بنو ابیہ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع

نہایہ لغت (خضم) فی حدیث علی فقام الیہ بنو امیۃ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع ـ

۱۱ ـ ایضاً صفحہ ۴۰ مجتمعین حولی کربیضۃ الغنم ـ

نہایہ لغت (ربض) منہ حدیث علی والناس حولی کربیضۃ الغنم ـ

۱۲ ـ صفحہ ۴۱ ـ لکنہم حلیت الدنیا فی اعینہم وراقہم زبرجہا ـ

نہایہ لغت (حلا) فی حدیث علیؓ لکنہم حلیت الدنیا فی اعینہم ـ

نہایہ لغت (زبرج) فی حدیث علی حلیت الدنیا باعینہم وراقہم زبرجہا ـ

۱۳ ـ ایضاً صفحہ ۴۱ ـ اما والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ

نہایہ لغت (فلق) منہ حدیث علیؓ والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ـ

ایضاً لغت (نسم) منہ حدیث علی والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ـ

۱۴ ـ ایضاً صفحہ ۴۱ ـ لا لفیتم دنیاکم ہذہ ازہد عندی من عفطۃ عنز

نہایہ لغت (عفط) فی حدیث علیؓ ولکانت دنیاکم ہذہ اہون علیؓ من عفطۃ عنز ـ

ایضاً لغت (عطس) فی حدیث علیؓ ولکانت دنیاکم ہذہ [illegible]

علیؑ من عطفۃ عنز۔

(اس قسم کا جزئی اختلاف اختلاف نسخ کا نتیجہ ہے جس سے کوئی قدیمی کتاب محفوظ نہیں ہوا کرتی)

۱۵۔ صفحہ ۴۳۔ تلک شقشقۃ ھدرت ثم قرت۔

نہایہ لغت (شقشق) ومنہ حدیث علی فی خطبۃ لہ تلک شقشقۃ ھدرت ثم قرت۔

یہاں تک سب خطبہ شقشقیہ کے الفاظ تھے۔

۱۶۔ صفحہ ۴۶۔ بل اندمجت علی مکنون علم لو بحت بہ لاضطربتم اضطراب الارشیۃ فی الطوی البعیدۃ

نہایہ لغت (دمج) ومنہ حدیث علیؑ بل اندمجت علی مکنون علم لو بحت بہ لاضطربتم اضطراب الارشیۃ فی الطوی البعیدۃ۔

۱۷۔ صفحہ ۴۷۔ فرکب بھم الزلل وزین لھم الخطل۔

نہایہ لغت (خطل) فی خطبۃ علیؑ فرکب بھم الزلل وزین لھم الخطل۔

۱۸۔ صفحہ ۴۸۔ فقد اقر بالبیعۃ وادعی الولیجۃ۔

نہایہ لغت (ولج) فی حدیث علیؑ اقر بالبیعۃ وادعی الولیجۃ۔

۱۹۔ صفحہ ۵۱۔ وایم اللہ لتغرقن بلدتکم حتی کانی انظر الی مسجدھا کجؤجؤ سفینۃ (و نعامۃ جاثمۃ۔ وفی روایۃ کجؤجؤ طیر فی لجۃ بحر۔

نہایہ لغت (جوجو) فی حدیث علیؓ کانی انظر الی مسجدہا کجؤجؤ سفینۃ او نعامۃ جاثمۃ او کجؤجؤ طائر فی لجۃ بحر۔

۲۰۔ صفحہ ۵۲۔ ذمتی بما اقول رھینۃ وانا بہ زعیم۔

نہایہ لغت (زمم) فی حدیث علی ذمتی رھینۃ وانا بہ زعیم۔

ایضاً (زعم) منہ حدیث علی ذمتی رھینۃ وانا بہ زعیم۔

۲۱۔ صفحہ ۵۳۔ والذی بعثہ بالحق لتبلبلن بلبلۃ ولتغربلن غربلۃ۔

نہایہ لغت (بلبل) منہ خطبۃ علی لتبلبلن بلبلۃ ولتغربلن غربلۃ۔

۲۲۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ واللہ ماکتمت وشمۃ ولا کذبت کذبۃ۔

نہایہ لغت (وشم) فی حدیث علی واللہ ماکتمت وشمۃ۔

۲۳۔ صفحہ ۵۶۔ لا یھلک علی التقوی سنخ اصل ولا یظمأ علیھا زرع قوم

نہایہ لغت (سنخ) فی حدیث علی لا یظمأ علی التقوی سنخ اصل۔

یہ بھی اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے۔

۲۴۔ صفحہ ۵۸۔ ورجل قمش جھلا موضع فی جھال الامۃ عاد فی اغباش الفتنۃ (محشی لکھتے ہیں) ویروی غار فی اغباش الفتنۃ

نہایہ لغت (غبش) منہ حدیث علی قمش علما غارا باغباش الفتنۃ

۲۵۔ صفحہ ۶۰۔ یذری الروایات اذراء الریح الھشیم۔

محشی کتاب محمد عبدہ لکھتے ہیں۔ ویروی یذرو الروایات کما تذرو

الریح الھشیم۔

نہایہ لغت (ذرو) منہ حدیث علیؓ یذر والرّوایات ذر والرّیح الھشیم۔

۲۶ صفحہ ۶۶۔ الّا وان الشیطان قد ذمر حزبہٗ واستجلب جلبہ۔

نہایہ لغت (ذمر) منہ حدیث علیؓ الا وان الشیطان قد ذمر حزبہ

۲۷ صفحہ ۶۷ ھبلتھم الھبول لقد کنت وما اھدّد بالحرب۔

نہایہ لغت (ہبل) منہ حدیث علیؓ ھبلتھم الھبول۔

۲۸۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ فاذا رأی احدکم لاخیہ غفیرۃ اھل او مال او نفس فلا تکوننّ لہ فتنۃ۔

نہایہ لغت (غفر) فی حدیث علی اذا رأی احدکم لاخیہ غفیرۃ من اھل او مال فلا یکونن لہ فتنۃ۔

۲۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ فان المرٔ المسلم مالم یغش دناءۃ تظھر فیخشع لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کان کالفالج الیاسر

نہایہ لغت (فلج) فی حدیث علیؓ ان المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کالیاسر الفالج۔

ایضاً لغت (یسر) فی حدیث علیؓ انّ المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع

لها اذا ذكرت وتغرى بها التام الناس كالياسر الفالج

۳۰۔ صفحہ ۷۲۔ اللّٰهمّ مث قلوبهم كما يماث الملح فى الماء

نہایہ لغت (میث) منہ حدیث علی اللّٰهم مث قلوبهم كما يماث الملح فى الماء۔

۳۱۔ صفحہ ۷۵۔ البسه الله ثوب الذل وشملة البلاء وديث بالصغار والقماء

نہایہ لغت (دیث) فی حدیث علی وديث بالصغار۔

۳۲۔ صفحہ ۷۷۔ فاذا امرتكم بالسير اليهم فى ايام الصيف قلتم هذه حمارة القيظ امهلنا يسبخ عنا الحر واذا امرتكم بالسير اليهم فى الشتاء قلتم هذه صبارة القر امهلنا ينسلخ عنا البرد۔

نہایہ لغت (حمر) فی حدیث علی حمارة القيظ اى شدة القيظ

" " (سبخ) منہ حدیث علیؓ امهلنا يسبخ عنا الحر اى يخف۔

" " (صبر) فی حدیث علیؓ قلتم هذه صبارة القر۔

۳۳۔ صفحہ ۷۸۔ لقد نهضت فيها وما بلغت العشرين وها انا قد ذرفت على الستين

محشی کتاب علامہ محمد عبدہ تحریر کرتے ہیں۔

فى الخطبة روايات اخرى لا تختلف عن رواية الشريف فى المعنى وان اختلف عنها فى بعض الالفاظ انظر الكامل للمبرد

اس خطبہ میں نسخے مختلف ہیں اور الفاظ میں بہت فرق ہے۔ دیکھو کتاب کامل مبرد۔

نہایہ لغت (ذرف) فی حدیث علیؑ انا الآن قد ذرفنا علی الخمسین

۳۴۔ صفحہ ۳۸۔ من رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل۔

نہایہ لغت (فوق) منہ حدیث علیؑ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

ایضاً لغت (نصل) منہ حدیث علیؑ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

۳۵۔ صفحہ ۷۸۔ فہم بین شرید ناد وخائف مقموع وساکت مکعوم۔

نہایہ لغت (کعم) منہ حدیث علیؑ فہم بین خائف مقموع وساکت مکعوم۔

۳۶۔ صفحہ ۸۸۔ فہم فی بحر اجاج افواھہم ضامزة وقلوبہم قرحة۔

نہایہ لغت (ضمز) فی حدیث علیؑ افواھہم ضامزة وقلوبہم قرحة۔

۳۷۔ صفحہ ۹۲۔ لاظن بکم ان لو حمس الوغا واستحر الموت قد انفرجتم عن ابن ابیطالب انفراج الرأس۔

نہایہ لغت (حمس) حدیث علی حمس الوغاء واستحر الموت۔

۳۸ صفحہ ۹۵۔ فانا نذیر کم ان تصبحوا صرعی باثناء ھذا النھر وھضام ھذا الغائط۔

نہایہ لغت (ھضم) منہ حدیث علیؑ صرعی باثناء ھذا النھر واھضام ھذا الغائط۔

۳۹۔ صفحہ ۹۶۔ لمرات لا اباً لکم بجرا ولا اردت لکم ضرًا۔

نہایہ لغت (بجر) منہ کلام علیؓ لمرات لا اباً لکم بجرا۔

۴۰۔ صفحہ ۹۹۔ ثم خرج الیّ منکم جنید متذائب ضعیف کانّما یساقون الی الموت وھم ینظرون۔

نہایہ لغت (ذاب) فی حدیث علیؓ خرج منکم الیّ جنید متذائب ضعیف۔

۴۱۔ صفحہ ۱۰۶۔ بعثت مقدمتی وامرتھم بلزوم ھذا الملطاط حتی یاتیھم امری۔

نہایہ لغت (ملط) منہ حدیث علیؓ فامرتھم بلزوم ھذا الملطاط حتّیٰ یاتیھم امری۔

۴۲۔ صفحہ ۱۰۹۔ الا وان معاویۃ قاد لمّۃ من الغواۃ وعمس علیھم الخبر۔

نہایہ لغت (لمم) منہ حدیث علیؓ الا وان معاویۃ قاد لمۃ من الغواۃ

۴۳۔ صفحہ ۱۱۰۔ فلم یبق منھا الّا سملۃ کسملۃ الاداوۃ او جرعۃ کجرعۃ المقلۃ

نہایہ لغت (مقل) فی حدیث علیؓ لم یبق منھا الّا جرعۃ کجرعۃ المقلۃ۔

۴۴۔ صفحہ ۱۱۴۔ اما انہ سیظھر علیکم بعدی رجل رحب البلعوم مندحق البطن

نہایہ لغت (دحق) فی حدیث علیؓ سیظھر بعدی علیکم رجل مندحق البطن

۴۵۔ صفحہ ۱۱۵۔ اصابکم حاصب ولا بقی منکم آبر۔

شریف رضی لکھتے ہیں۔ ویروی اثر ——— وہ واحد الوجوہ عندی

——— ویروی ابر

نہایہ لغت (ابر) منہ حدیث علی فی دعائہ علی الخوارج اصابکم

حاصب ولا بقی منکم ابر۔

ایضاً لغت (اثر) منہ حدیث علی فی دعائہ علی الخوارج ولا بقی منکم

اثر والمروی فیہ بالباء الموحدۃ۔

۴۶ صفحہ ۱۲۴ اکملوا اللامۃ وقلقلوا السیوف فی اغمادہا قبل سلّہا و

الحظوا الخزر واطعنوا الشزر ونافحوا بالظبا وصلوا السیوف بالخطا۔

نہایہ لغت (لأم) منہ حدیث علی کان یحرض اصحابہ یقول تجلببوا

السکینۃ واکملوا اللؤم ہو جمع لأمۃ۔

ایضاً لغت (قلق) منہ حدیث علی اقلقوا السیوف فی الغمد۔

ایضاً لغت (شزر) فی حدیث علی الحظوا الشزر۔

" " (نفح) منہ حدیث علی فی صفین نافحوا بالظبا۔

" " (ظبی) فی حدیث علی نافحوا بالظبا۔

(بعض فقرات میں نسخہ کا اختلاف ہے)

۴۷ صفحہ ۱۲۵۔ علیکم بہذا السواد الاعظم والرواق المطنب فاضربوا ثبجہ

فان الشیطان کامن فی کسرہ قد قدم للوثبۃ یدا واخر للنکوص رجلا

صمداً حتی یتجلی لکم عمود الحق۔

نہایہ لغت (ثبج) منہ حدیث علیؓ وعلیکم الرواق المطنب فاضربوا ثبجہ
فان الشیطان راکد فی کسرہ

ایضاً لغت (وثب) فی حدیث علیؓ یوم صفین قدم للوثبۃ یداً واخّر
النکوص رجلا

ایضاً لغت (نکص) فی حدیث علی قدم للوثبۃ یدا واخر النکوص رجلا۔

〃 〃 (صمد) منہ حدیث علیؓ فصمدا صمدا حتی یتجلی لکم عمود الحق

۸۳۔ صفحہ ۱۲۷۔ کم اداریکم کما تداری البکار العمدۃ والثیاب المتداعیۃ
کلما حیصت من جانب تہتکت من آخر کلما اطل علیکم منسر من مناسر اہل
الشام اغلق کل رجل منکم بابہ وانجحر انجحار الضبۃ فی جحرہا والضبع فی وجارہا۔

نہایہ لغت (عمد) منہ حدیث علیؓ اداریکم کما تداری البکار العمدۃ۔

ایضاً لغت (حوص) منہ حدیث علیؓ کلما حیصت من جانب تہتکت
من آخر۔

ایضاً لغت (نسر) فی حدیث علیؓ کلما اطل علیکم منسر من مناسر
اہل الشام اغلق کل رجل منکم بابہ۔

ایضاً لغت (وجر) فی حدیث علیؓ وانجحر انجحار الضبۃ فی جحرہا
والضبع فی وجارہا۔

۴۹ - ایضاً صفحہ مذکورہ - اضرع اللہ خدہ وذکمہ وانعس جدہ وذکمہ -

نہایہ لغت (ضرع) منہ حدیث علیؑ اضرع اللہ خدہ وذکمہ -

۵۰ - صفحہ ۱۲۸ - ملکتنی عینی وانا جالس فسنح لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فقلت

یارسول اللہ ماذا لقیت من امتک من الاود واللدد -

نہایہ لغت (لدد) منہ حدیث علیؑ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

فی النوم فقلت یارسول اللہ ماذا لقیت بعدک من الاود واللدد -

۵۱ - صفحہ مذکورہ - انتم کالمرأۃ الحامل حملت فلما اتمت املصت ومات قیمہا

وطال تأیمہا -

نہایہ لغت (ملص) منہ حدیث علیؑ فلما اتمت املصت ومات قیمہا

" " (ایم) منہ کلام علیؑ مات قیمہا وطال تأیمہا

۵۲ - صفحہ ۱۲۹ - ویلمہ کیلا بغیر ثمن لو کان لہ وعاء -

نہایہ لغت (ویل) منہ حدیث علیؑ ویل امہ کیلا بغیر ثمن لو ان لہ وعاء

۵۳ - صفحہ ۱۳۰ (من خطبۃ لہ علم فیہا الناس الصلوٰۃ علی النبیؐ) اللہم داحی

المدحوات وداعم المسموکات وجابل القلوب علی فطرتہا -

نہایہ لغت (دحی) فی حدیث علیؑ وصلوٰتہ علی النبی اللہم داحی المدحوات

ویروی المدحیات -

۵۴ - صفحہ ۱۳۱ - الدافع جیشات الاباطیل والدامغ صولات الاضالیل کما

حمّل فاضطلع قائماً بامرك مستوفزاً فی مرضاتك غیر ناکل عن قدم ولا واہٍ فی عزم۔

نہایہ لغت (دمغ) فی حدیث علی دامغ جیشات الاباطیل

" " (جیش) منہ حدیث علی فی صفۃ النبیؐ دامغ جیشات الاباطیل۔

" " (ضلع) منہ حدیث علیؓ فی صفۃ النبیؐ کما حمّل فاضطلع بامرک

" " (نکل) فی حدیث علی غیر ناکل فی قدم۔

" " (قدم) منہ حدیث علی غیر نکل فی قدم ولا واھنا فی عزم۔

۵۵۔ صفحہ مذکورہ حتی اوری قبسا للقابس واضاء الطریق للخابط۔

نہایہ لغت (قبس) منہ حدیث علیؓ حتی اوری قبسا القابس۔

" " (وری) منہ حدیث علیؓ حتی اوری قبسا لقابس۔

۵۶۔ صفحہ ۱۳۲۔ فھو امینك المامون وخازن علمك المخزون وشھیدك یوم الدین وبعیثك بالحق۔

نہایہ لغت (بعث) فی حدیث علی یصف النبیؐ شھیدك یوم الدین و بعیثك نعمۃ۔

" " (شھد) منہ حدیث علی وشھیدك یوم الدین۔

۵۷۔ صفحہ ۱۳۴۔ اما ان لہ امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ۔

نہایہ لغت (امر) فی حدیث علیؓ اما ان لہا امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ ـ

۵۸ـ صفحہ ۱۳۷ ـ ان بنی امیۃ لیفوقوننی تراث محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
تفویقا لانفضنہم نفض اللحام الوذام التربۃ ـــ ویروی التراب الوذمۃ

نہایہ لغت (فوق) منہ حدیث علیؓ ان بنی امیۃ لیفوقوننی تراث محمدؐ
تفویقا ـ

" " (وذم) فی حدیث علیؓ لئن ولیت بنی امیۃ لانفضنہم نفض
القصاب الوذام التربۃ وفی روایۃ التراب الوذمۃ ـ

۵۹ـ صفحہ ۱۳۹ ـ اتزعم انک تہدی الی الساعۃ التی من سار فیہا صرف
عنہ السوء وتخوف من الساعۃ التی من سار فیہا حاق بہ الضر ـ

نہایہ لغت (حیق) منہ حدیث علیؓ تخوف من الساعۃ التی من سار فیہا حاق بہ الضر ـ

۶۰ـ صفحہ ۱۴۳ (من ساعاہا فاتتہ ومن قعد عنہا واتتہ ـ

نہایہ لغت (سعی) منہ حدیث علیؓ فی ذم الدنیا من ساعاہا فاتتہ ـ

۶۱ـ صفحہ ۱۴۴ ـ البسکم الریاش وارفغ لکم المعاش ـ نہایہ لغت (رفغ) فی حدیث علیؓ ارفغ لکم المعاش ـ

۶۲ـ صفحہ ۱۴۵ ـ حتی اذا انس نافرہا واطمأن ناکرہا قمصت بارجلہا
وقنصت باحبلہا واقصدت باسہمہا واعلقت المرء اوہاق المنیۃ ـ

نہایہ لغت (قمص) منہ حدیث علیؓ قمصت بارجلہا وقنصت باحبلہا

ایضا لغت (قصد) فی حدیث علیؓ واقصدت باسہمہا ـ

ایضاً لغت (وهق) فی حدیث علیؓ و اعلقت المرء اوهاق المنیۃ۔

۶۳۔ صفحہ ۱۴۶۔ اخرجہم من ضرائح القبور واوکار الطیور واوجرۃ السباع ومطارح المہالک سراعاً الی امرہ مہطعین الی معادہ رعیلاً صموتاً قیاماً صفوفاً۔

نہایہ لغت (ہطع) فی حدیث علیؓ سراعاً الی امرہ مہطعین الی معادہ۔

" " (رعل) منہ حدیث علی سراعاً الی امرہ رعیلاً۔

۶۴۔ صفحہ ۱۴۸۔ عباد مخلوقون اقتداراً ومربوبون اقتساراً۔

نہایہ لغت (قسر) فی حدیث علی مربوبون اقتساراً۔

۶۵ صفحہ ۱۴۹۔ وکشف عنہم سدف الریب وخلوا لمضمار الجیاد و رویۃ الارتیاد واناۃ المقتبس المرتاد۔

نہایہ لغت (سدف) منہ حدیث علیؓ وکشف عنہم سدف الریب۔

(۶۶) صفحہ ۱۵۰۔ جعل لکم اسماعاً لتعی ما عناہا وابصاراً لتجلو عن عشاہا واشلاءً جامعۃ لاعضائہا ملائمۃ لاحنائہا۔

نہایہ لغت (شلا) حدیث علی واشلاءً جامعۃ لاعضائہا۔

" " (حنو) منہ حدیث علیؓ ملائمۃ لاحنائہا۔

۶۷۔ صفحہ ۱۵۱۔ ارہقتہم المنایا دون الامال وشذبہم عنہا تخرم الاجال۔

نہایہ لغت (شذب) منہ حدیث علیؓ شذبہم عنہا تخرم الاجال۔

۶۸۔ صفحہ ۲۱۵ ۔ فهل ينتظر اهل بضاضة الشباب الا حوانی الهرم واهل غضاضة الصحة الا نوازل السقم واهل مدة البقاء الا آونة الفناء مع قرب الزيال وازوف الانتقال وعلز القلق والم المضض غصص الجرض ۔

نہایہ لغت (بضض) فی حدیث علیؓ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا کذا ۔

ایضاً لغت (حنو) منہ حدیث علیؓ فهل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا حوانی الهرم ۔

ایضاً لغت (غضض) منہ حدیث علیؓ هل ینتظر اهل غضاضة الشباب (یہ اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے)

ایضاً لغت (علز) فی حدیث علیؓ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا علز القلق ۔

ایضاً لغت (جرض) فی حدیث علیؓ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا علز القلق و غصص الجرض ۔

(ان دونوں جگہ محل استشہاد پر اکتفا کرتے ہوئے ربط کلام سمجھانے کیلئے فقرہ کے اول کو آخر کے ساتھ ملحق کر دیا گیا ہے ۔ اور درمیانی اجزا اس لغت کے ذیل میں غیر ضروری ہونے کی بنا پر ترک کیے گئے ہیں)

۶۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ ۔ فهل دفعت الاقارب او نفعت النواحب ۔

نہایہ لغت (شعب) حدیث علیؑ فہل دفعت الاقاربا ونفعت النوا۔

۷۰۔ صفحہ ۱۵۳-۱۵۴۔ وظلف الزہد شہواتہ وارجف الذکر بلسانہ وقدم الخوف لابانہ وتنکب المخالج عن وضح السبیل۔

حاشیہ کے نسخہ میں لفظ ارجف کے تحت ہیں۔ ویروی او جف بالواو۔

نہایہ لغت (ظلف) فی حدیث علیؑ ظلف الزہد شہواتہ۔

" " (وجف) ومنہ حدیث علیؑ واوجف الذکر بلسانہ۔

" " (خلج) ومنہ حدیث علیؑ تنکب المخالج عن وضح السبیل۔

۷۱۔ صفحہ ۱۵۴-۱۵۵۔ قد عبر معبر العاجلۃ حمیدا وقدم زاد الآجلۃ سعیدا وبادر من وجل واکمش فی مہل۔

نہایہ لغت (کمش) ومنہ حدیث علیؑ بادر من وجل واکمش فی مہل

۷۲۔ صفحہ ۱۵۶۔ ام ہذا الذی انشأہ فی ظلمات الارحام وشغف الاستار نطفۃ دہاقا وعلقۃ محاقا وجنینا وراضعا وولیدا ویافعا۔

نہایہ لغت (شغف) فی حدیث علیؑ انشأہ فی ظلم الارحام وشغف الاستار۔

" " (دہق) حدیث علیؑ نطفۃ دہاقا وعلقۃ محاقا۔

۷۳۔ ایضاً صفحہ مذکورہ حتی اذا قام اعتدالہ واستوی مثالہ نفر مستکبرا وخبط سادرا۔

نہایہ لغت (سدر) فی حدیث علی نفر مستکبرا وخبطسا درا۔

۷۴ صفحہ ۱۵۷ ۔ دھمتہ شہوات المنیۃ فی غبر جماحہ وسنن مراجہ۔

نہایہ لغت (عنن) منہ حدیث علی دھمتہ المنیۃ فی عنن جماحہ۔

(یہ نسخہ کا اختلاف ہے)

۷۵ ۔ ایضاً صفحہ مذکورہ ۔ والمرء فی سکرۃ ملھیۃ وغمرۃ کارثۃ وانۃ موجعۃ وجذبۃ مکربۃ وسوقۃ متعبۃ

نہایہ لغت (کرث) منہ حدیث علی فی سکرۃ ملھیۃ وغمرۃ کارثۃ۔

۷۶ صفحہ ۱۵۹ ۔ الآن عباداللہ والخناق مھمل والروح مرسل فی فینۃ الارشا وراحۃ الاجساد

محشی لکھتے ہیں ۔ ویروی فینۃ الارتیاد۔

نہایہ لغت (فین) منہ حدیث علی فی فینۃ الارتیاد وراحۃ الاجساد۔

۷۷ صفحہ ۱۶۰ ۔ عجبا لابن النابغۃ یزعم لاھل الشام انّ فیّ دعابۃ وانّی امرؤ تلعابۃ اعافس وامارس

نہایہ لغت (لعب) فی حدیث علی زعم ابن النابغۃ انّی تلعابۃ۔

" " (عفس) منہ حدیث علی اعافس وامارس۔

۷۸ صفحہ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ انّہ لیقول فیکذب ویعد فیخلف ویسأل فیلحف ویسأل فیبخل ویخون العھد ویقطع الالّ۔

نہایہ لغت (ال) منہ حدیث علیؑ یخون العہد ویقطع الالّ۔

۷۹ صفحہ ۱۶۷ - فاین تذہبون وانّٰی تؤفکون والاعلام قائمۃ والآیات واضحۃ والمنار منصوبۃ فاین یتاہ بکم بل کیف تعمہون وبینکم عترۃ نبیکم۔

نہایہ لغت (عمہ) فی حدیث علیؑ فاین تذہبون بل کیف تعمہون۔

۸۰ - صفحہ ۱۶۹ - لم یجبر عظم احد من الامم الّا بعد ازل وبلاء۔

نہایہ لغت (ازل) منہ حدیث علیؑ الّا بعد ازل وبلاء

۸۱ - صفحہ ۱۷۰ - ارسلہ علی حین فترۃ من الرسل وطول ہجعۃ من الامم واعتزام من الفتن۔

محشی لکھتے ہیں - ویروی اعترام بالراء المہملۃ۔

نہایہ لغت (عرم) منہ حدیث علیؑ علی حین فترۃ من الرّسل واعترام من الفتن۔

۸۲ - صفحہ ۱۷۲ - لم یزل قائماً دائماً اذ لا سماء ذات ابراج ولا حجب ذات ارتاج ولا لیل داج ولا بحر ساج۔

نہایہ لغت (سجی) منہ حدیث علیؑ ولا لیل داج ولا بحر ساج

۸۳ صفحہ ۱۷۴ - الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع والجمود ولا یکدیہ الاعطاء والجود۔

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع -

ایضاً لغت (وکد) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع ولا یکدہ الاعطاء۔

۸۴ صفحہ ۱۷۵۔ لو وھب ما تنفست عنہ معادن الجبال وضحکت عنہ اصداف البحار من فلز اللجین والعقیان۔

نہایہ لغت (فلز) منہ حدیث علیؑ من فلز اللجین والعقیان

۸۵ صفحہ ۱۷۹۔ کذب العادلون بک اذ شبھوک باصنامھم۔

نہایہ لغت (عدل) منہ حدیث علیؑ کذب العادلون بک اذ شبھوک باصنامھم۔

۸۶ صفحہ ۱۸۱۔ ونظم بلا تعلیق رھوات فرجھا ولاحم صدوع انفراجھا ووشج بینھا وبین ازواجھا۔

نہایہ لغت (وشج) منہ حدیث علیؑ ووشج بینھا وبین ازواجھا۔

۸۷ صفحہ ۱۸۲۔ وامسکھا من ان تمور فی خرق الھواء باید ہ

نہایہ لغت (اید) منہ خطبۃ علیؑ وامسکھا من ان تمور باید ہ۔

۸۸ صفحہ ۱۸۳۔ خلق سبحانہ لاسکان سمٰواتہ وعمارۃ الصفیح الاعلیٰ من ملکوتہ خلقا بدیعا من ملائکتہ۔

نہایہ لغت (صفح) منہ حدیث علیؑ وعمارۃ الصفیح الاعلیٰ من ملکوتہ۔

۸۹۔ صفحہ ۱۸۴۔ لم تختلھم عقب اللیالی والایام ولم ترم الشکوک

بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

نہایہ لغت (نزع) فی حدیث علیؑ ولم ترم الشکوک بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

۹۰۔ صفحہ ۱۸۵۔ منهم من هو فی خلق الغمام الدلّح۔

نہایہ لغت (دلح) منہ حدیث علی و وصف الملٰئکة فقال منهم کالسحاب الدلّح۔

۹۱۔ صفحہ ۱۸۶۔ وتمکّنت من سویداء قلوبهم وشیجة خیفته۔

نہایہ لغت (وشج) منہ حدیث علیؑ وتمکّنت من سویداء قلوبهم وشیجة خیفته۔

۹۲۔ صفحہ مذکورہ۔ لم تفض رغباتهم فیخالفوا عن رجاء ربّهم ولم تجفّ لطول المناجاة اسلات السنتهم۔

نہایہ لغت (اسل) فی کلام علیؑ لم تجفّ لطول المناجاة اسلات السنتهم

۹۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ لم تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّهم۔

نہایہ لغت (ونا) منہ حدیث علیؑ لا تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّهم۔

۹۴۔ صفحہ ۱۸۹۔ وردّت من نخوة بأوه واعتلاء شموخ انفه وسموّ غلواء وکعمته علی کظة جریته فهمد بعد نزقاته ولبد بعد زیفان وثباته

نہایہ لغت (غلو) فی حدیث علیؑ شموخ انفه وسموّ غلوائه۔

ایضاً لغت (زلیف) فی حدیث علیؑ بعد زلیفان وثباته۔

۹۵۔ صفحہ ۱۸۹ - ۱۹۰ - فلما سکن هیاج الماء من تحت اکنافها وحمل
شواهق الجبال الشمخ البذخ علی اکتافها فجر ینابیع العیون من عرانین
انوفها وفرقها فی سهوب بیدها واخادیدها وعدل حرکاتها بالراسیات
من جلامیدها وذوات الشناخیب الشم من صیاخیدها فسکنت
من المیدان لرسوب الجبال فی قطع ادیمها۔

نہایہ لغت (بذخ) منہ حدیث علیؑ وحمل الجبال البذخ علی اکتافها۔

〃 〃 (عرن) منہ حدیث علیؑ من عرانین انوفها۔

〃 〃 (شخب) فی حدیث علیؑ ذوات الشناخیب الصم۔

〃 〃 (مید) منہ حدیث علیؑ فسکنت من المیدان برسوب الجبال۔

۹۶۔ صفحہ ۱۹۱ - حتی اذا تمخضت لجة المزن فیه والتمع برقه فی کففه ولم ینم
ومیضه فی کنهور ربابه ومتراکم سحابه ارسله سحا متدارکا قد اسف
هیدبه تمریه الجنوب درر اهاضیبه ودفع شآبیبه

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علیؑ یصف السحاب والتمع برقه
فی کففه۔

〃 〃 (کنهور) فی حدیث علیؑ ومیضه فی کنهور ربابه

〃 〃 (هضب) منہ حدیث علیؑ تمریه الجنوب درر اهاضیبه۔

ایضاً لغت (شاب) فی حدیث علیؑ تمرّیہ الجنوب درّ اھاضیبہ و دفع شآبیبہ۔

۹۷۔ صفحہ ۱۹۳۔ فلمّا القت السّحاب برکَ بوانیھا و بعاع ما استقلّت بہ من العبأ المحمول علیھا اخرج بہ من ھوامد الارض النّبات و من زعر الجبال الاعشاب۔

نہایہ لغت (برک) فی حدیث علیؑ القت السّحاب برکَ بوانیھا۔

ایضاً لغت (بعع) منہ حدیث علیؑ القت لسحاب بعاع ما استقلّت بہ من الحمل۔

" " (ھمد) فی حدیث علیؑ اخرج بہ من ھوامد الارض النّبات۔

" " (زعر) منہ حدیث علیؑ یصف الغیث اخرج بہ من زعر الجبال الاعشاب۔

۹۸۔ صفحہ ۱۹۴۔ ثم فرّق بسعتھا عقابیل فاقتھا و بسلامتھا طوارق آفاتھا۔

نہایہ لغت (عقبل) فی حدیث علیؑ ثم فرّق بسعتھا عقابیل فاقتھا

۹۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ خلق الاجال فاطالھا و قصّرھا و قدّمھا و اخّرھا و وصل بالموت اسبابھا و جعلہ خالجاً لاشطانھا و قاطعاً لمرائر اقرانھا۔

نہایہ لغت (خلج) منہ حدیث علیؑ فی ذکر الحیوٰۃ ان اللہ جعل الموت خالجاً لاشطانھا۔

" " (شطن) منہ حدیث علیؑ و ذکر الحیوٰۃ فقال ان اللہ جعل الموت

خالجا الاشتطانها۔

ایضاً لغت (مرر) فی حدیث علیؑ فی ذکر الحیوٰة ان اللہ جعل الموت قاطعاً لمرائرها۔

۱۰۰۔ صفحہ ۱۹۵۔ وحط الامشاج من مسارب الاصلاب۔

نہایہ لغت (مشج) منہ حدیث علیؑ وحط الامشاج من مسارب الاصلاب

۱۰۱۔ صفحہ ۱۹۶۔ ومستقر ذوات الاجنحۃ بذری شناخیب الجبال و تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار۔

نہایہ لغت (دجر) فی کلام علیؑ تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار

۱۰۲۔ صفحہ ۲۰۰۔ لتجدن بنی امیۃ لکم ارباب سوء بعدی کالناب الضروس تعذم بفیها وتخبط بیدها۔

نہایہ لغت (عذم) منہ حدیث علیؑ کالناب الضروس تعذم بفیها و تخبط بیدها۔

۱۰۳۔ صفحہ ۲۱۵۔ لیسوا بالمسابیح ولا المذاییع البذر۔

نہایہ لغت (سیح) منہ حدیث علیؑ لیسوا بالمسابیح البذر۔

ایضاً لغت (ذیع) فی حدیث علیؑ (وصف الاولیاء) لیسوا بالمذاییع البذر۔

۱۰۴۔ صفحہ ۲۱۷۔ قد صار حرامها عند اقوام بمنزلۃ السدر المخضود۔

نہایہ لغت (خضد) منہ حدیث علیؑ عند اقوام بمنزلۃ السدر المخضود۔

۱۰۵۔ صفحہ ۲۱۸ ۔ فان النازل بھذا المنزل نازل بشفا جرف ھار۔

نہایہ لغت (شفا) منہ حدیث علیؑ نازل بشفا جرف ھار۔

۱۰۶۔ صفحہ ۲۱۹ ۔ فبادروا العلم من قبل تصویح نبتہ۔

نہایہ لغت (صوح) منہ حدیث علیؑ فبادروا العلم قبل تصویح نبتہ

۱۰۷۔ صفحہ ۲۲۱ ۔ حتی اوری قبسا لقابس و انار علما لحابس فھو امینک

المامون وشھیدک یوم الدین وبعیثک نعمۃ ورسولک بالحق رحمۃ۔

نہایہ لغت (قبس) منہ حدیث علیؑ اوری قبسا لقابس۔

" " (وری) منہ حدیث علیؑ حتی اوری قبسا لقابس۔

" " (شھد) منہ حدیث علیؑ وشھیدک یوم الدین۔

" " (بعث) فی حدیث علی یصف النبیؐ شھیدک یوم الدین

وبعیثک نعمۃ۔

۱۰۸۔ صفحہ ۲۲۲ ۔ حتی ذکم الجفاۃ الطغام واعراب اھل الشام وانتم لھامیم

العرب ویآفیخ الشرف۔

نہایہ لغت (لھم) فی حدیث علیؑ وانتم لھامیم العرب۔

" (یافخ) منہ حدیث علیؑ وانتم لھامیم العرب یآفیخ الشرف

۱۰۹۔ صفحہ ۲۲۵ ۔ فلا یبقی یومئذ منکم الا ثفالۃ کثفالۃ القدر او نفاضۃ

نہایہ لغت (عکم) منہ حدیث علیؓ نفاضۃ کنفاضۃ العکم۔

۱۱۰ صفحہ ۲۳۵۔ وان جانب منہا اعذوذب واحلولی امرّ منہا جانب فاوبیٰ۔

نہایہ لغت (وبا) منہ حدیث علیؓ امرّ منہا جانب فاوبی۔

۱۱۱۔ صفحہ ۲۳۶۔ عیشہا رنق وعذبہا اجاج وحلوہا صبر وغذاؤہا سمام

نہایہ لغت (اجج) فی حدیث علیؓ وعذبہا اجاج۔

" " (سمم) فی حدیث علیؓ یذم الدنیا غذاؤہا سمام۔

۱۱۲۔ ایضاً صفحہ مذکورہ عسفرتہم للمناخر ووطئتہم بالمناسم۔

نہایہ لغت (نسم) منہ حدیث علیؓ وطئتہم بالمناسم۔

۱۱۳۔ صفحہ ۲۳۷۔ فقد رأیتم تنکرّہا لمن دان لہا وآثرہا واخلد الیہا۔

نہایہ لغت (خلد) فی حدیث علیؓ یذم الدنیا من دان لہا واخلد الیہا۔

۱۱۴ صفحہ ۲۳۹۔ احذّرکم الدنیا فانّہا منزل قلعۃ ولیست بدار نجعۃ

نہایہ لغت (قلع) منہ حدیث علیؓ احذرکم الدنیا فانّہا منزل قلعۃ

" (نجع) منہ حدیث علیؓ الیست بدار النجعۃ

۱۱۵۔ صفحہ ۲۴۴۔ اللّٰہم خرجنا الیک حین اعتکرت علینا حدابیر السنین واخلفتنا مخائل الجود۔

نہایہ لغت (حدبر) فی حدیث علیؓ فی الاستسقاء اللّٰہم انا خرجنا

الیک حین اعتکرت علینا احدابیر السنین

۱۱۶۔ صفحہ ۲۴۶۔ غیر خلّب برقہا ولاجہام عارضہا ولا قزع ربابہا ولا شفّان ذہابہا۔

نہایہ لغت (شفن) فی حدیث استسقاء علیؓ لاقزع ربابہا ولا شفّان ذہابہا۔

۱۱۷۔ ۲۴۸۔ اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال للیال یاکل خضرتکم ویذیب شحمتکم ایہ اباوذحۃ۔

نہایہ لغت (وذح) فی حدیث علیؓ اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال المیّال ایہ اباوذحۃ۔

۱۱۸۔ صفحہ ۲۵۲۔ مرہ العیون من البکاء خمص البطون من الصیام ذبل الشفاہ من الدعاء۔

نہایہ لغت (مرر) منہ حدیث علیؓ خمص البطون من الصیام مرہ العیون من البکاء۔

۱۱۹۔ صفحہ ۲۶۰۔ واللہ ما اطور بہ ما سمر سمیر وما امّ نجم فی السماء نجما۔

نہایہ لغت (طور) فی حدیث علیؓ لا اطور بہ ما سمر سمیر۔

〃 〃 (سمر) منہ حدیث علیؓ لا اطور بہ ما سمر سمیر۔

۱۲۰۔ صفحہ ۲۶۳۔ کانی اراہم قوما کانّ وجوہہم المجان المطرّقۃ۔

نہایہ لغت (رجن) منہ حدیث اشراط الساعۃ وجوھہم کالمجان المطرقۃ

۱۲۱۔ صفحہ ۲۷۲۔ انّک متی تسر الی ھذا العدوّ بنفسک فتلقھم فتنکب لا تکن للمسلمین کانفۃ دون اقصی بلادھم۔

نہایہ لغت (کنف) منہ حدیث علیؓ لا تکن للمسلمین کانفۃ۔

۱۲۲۔ صفحہ ۲۷۲۔ واللہ ما انکروا علیّ منکرا ولا جعلوا بینی وبینھم نصفا۔

نہایہ لغت (نصف) منہ حدیث علیؓ ولا جعلوا بینی وبینھم نصفا

۱۲۳۔ صفحہ ۲۸۲۔ فاتقوا البدع والزموا المھیع۔

نہایہ لغت (ھیع) فی حدیث علی اتقوا البدع والزموا المھیع۔

۱۲۴۔ صفحہ ۲۷۵۔ فکانھم بالساعۃ تحدوکم حدو الزاجر بشولہ

نہایہ لغت (شول) منہ حدیث علیؓ فکانھم بالساعۃ تحدوکم حدو الزاجر بشولہ۔

۱۲۵۔ صفحہ ۳۲۵۔ فمنھا مغموس فی قالب لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ۔

نہایہ لغت (قلب) منہ حدیث علیؓ فی صفۃ الطیور فمنھا مغموس فی قالب لون لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ۔

۱۲۶۔ صفحہ مذکورہ۔ سمابہ مطلاۃ علی راسہ کانّہ قلع داریّ عنجہ نوتیّہ۔

نہایہ لغت (قلع) فی حدیث علیؓ کانہ قلع داریّ۔

" " (عنج) منہ حدیث علیؓ کانہ قلع داریّ عنجہ نوتیّہ

ایضاً لغت (نوت) فی حدیث علیؓ کانّہ قلع داریّ عنجہ نوتیہ۔

۱۲۷۔ صفحہ ۳۲۶۔ یفضی کافضاء الدیکۃ ویؤرّ بملاقحۃ اذا لیفحول المغتلمۃ فی الضّراب

نہایہ لغت (ارر) فی خطبۃ علیؓ بن ابیطالب یفضی کافضاء الدیکۃ و یؤرّ بملاقحۃ

۱۲۸۔ صفحہ مذکورہ۔ کانّہ یلقح بدمعۃ تسفحہا مدامعہ فتقف فی ضفّتی جفونہ

نہایہ لغت (ضفف) فی حدیث علیؓ فیقف فی ضفّتی جفونہ۔

۱۲۹۔ صفحہ ۳۳۲۔ وسبحان من ادمج قوائم الذرّۃ والہمجۃ۔

نہایہ لغت (دمج) منہ حدیث علیؓ سبحان من ادمج قوائم الذرّۃ والہمجۃ

،، ،، (ہمج) منہ حدیث علیؓ سبحان من ادمج قوائم الذرّۃ والہمجۃ

۱۳۰۔ صفحہ ۳۳۰۔ وفی تعلیق کبائس اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا وافنانہا۔

نہایہ لغت (کبس) منہ حدیث علیؓ کبائس اللؤلؤ الرطب۔

،، ،، (عسلج) منہ حدیث علیؓ تعلیق اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا

۱۳۱۔ صفحہ ۳۳۵۔ وہاہم ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

نہایہ لغت (عبد) فی حدیث علیؓ ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

۱۳۲۔ صفحہ ۳۴۸۔ کانّکم نعم اراح بہا سائم الی مرعی وبیّ ومشرب دویّ۔

نہایہ لغت (دوا) فی حدیث علیؓ الی مرعی وبیّ ومشرب دویّ۔

۱۳۳۔ صفحہ ۳۵۳ ۔ فاخذنا علیہما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ۔

نہایہ لغت (جعجع) فی حدیث علیؓ فاخذنا علیہما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ۔

۱۳۴۔ صفحہ ۳۵۴ ۔ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ المجتبیٰ من خلائقہ والمعتام لشرح حقائقہ والمختص بعقائل کرامانہ۔

نہایہ لغت (عیم) منہ حدیث علیؓ رسولہ المجتبیٰ من خلائقہ والمعتام لشرح حقائقہ۔

" " (عقل) فی حدیث علیؓ المختص بعقائل کراماتہ۔

۱۳۵۔ صفحہ ۳۷۰ ۔ ایہا الیفن الکبیر الذی قد لهزہ القتیر۔

نہایہ لغت (یفن) فی کلام علیؓ ایہا الیفن الذی قد لهزہ القتیر۔

۱۳۶۔ صفحہ ۳۹۴ ۔ الا وهی المتصدیۃ العنون والجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون۔

نہایہ لغت (عنن) منہ حدیث علیؓ یذم الدنیا الا وهی المتصدیۃ العنون۔

" (مین) منہ حدیث علیؓ فی ذم الدنیا فہی الجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون۔

۱۳۷۔ صفحہ ۳۰۴ ۔ لو اراد اللہ سبحانہ بانبیائہ حیث بعثهم ان یفتح لهم

کنوز الذہبان ومعادن العقیان۔

نہایہ لغت (عقا) فی حدیث علیؑ لو اراد اللہ ان یفتح علیہم معادن العقیان

۱۳۸۔ صفحہ ۲۰۵۔ ثم وضعہ باوعر بقاع الارض حجرا واقل نتائق الارض مدرا

نہایہ لغت (نتق) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ مکۃ والکعبۃ اقل نتائق الدنیا مدرا۔

۱۳۹۔ ایضا صفحہ مذکورہ۔ بین جبال خشنۃ ورمال دمثۃ وعیون وشلۃ

نہایہ لغت (وشل) فی حدیث علیؑ رمال دمثۃ وعیون وشلۃ۔

۱۴۰۔ صفحہ ۲۰۷۔ لوضع مجاھدۃ ابلیس عن القلوب ولنفی معتلج الریب من الناس۔

نہایہ لغت (علج) فی حدیث ونفی معتلج الریب من الناس۔

۱۴۱۔ صفحہ ۲۱۲۔ الی منابت الشیح ومہافی الریح ونکد المعاش

نہایہ لغت (ہفا) منہ حدیث علیؑ الی منابت الشیح ومہافی الریح

۱۴۲۔ صفحہ ۲۳۳۔ یعلم عجیج الوحوش فی الفلوات ومعاصی العباد فی الخلوات واختلاف النینان فی البحار الغامرات۔

نہایہ لغت (نون) فی حدیث علیؑ یعلم اختلاف النینان فی البحار الغامرات۔

۱۴۳۔ صفحہ ۳۴۵ ۔ وارسیٰ ارضا یحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسخر ۔

نہایہ لغت (قمقم) فی حدیث علیؑ یحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسخر

۱۴۴ صفحہ ۴۷۰ ۔ لبسنا اهدام البلیٰ وتکاءدنا ضیق المضجع ۔

نہایہ لغت (کأد) منہ حدیث علیؑ وتکاءدنا ضیق المضجع ۔

۱۴۵ صفحہ ۴۸۵ ۔ لله بلاد فلان فقد قوّم الاود وداوی العمد ۔

نہایہ لغت (عمد) منہ حدیث علیؑ لله بلاد فلان فقد قوّم الاود
وداوی العمد ۔

۱۴۶ ۔ ایضاً صفحہ مذکورہ ۔ ثم تداککتم علیّ تداک الابل الهیم علی حیاضها یوم
ورودها ۔

نہایہ لغت (دکک) فی حدیث علیؑ ثم تداککتم علیّ تداک الابل الهیم
علی حیاضها ۔

۱۴۷ ۔ صفحہ ۴۸۷ ۔ فیوشک ان تغشاکم دواجی ظلله ۔

نہایہ لغت (دجا) منہ حدیث علیؑ یوشک ان تغشاکم دواجی ظلله

۱۴۸ ۔ صفحہ ۴۹۰ ۔ جفاۃ طغام عبید اقزام جمعوا من کلّ اوب ۔

نہایہ لغت (قزم) منہ حدیث علیؑ فی ذم اهل الشام جفاۃ طغام عبید اقزام

۱۴۹ جلد دوم صفحہ ۲۰۳ ۔ کان طلحة والزبیر اهون سیرهما فیه الوجیف ۔

نہایہ لغت (وجف) منہ حدیث علیؑ اهون سیرهما فیه الوجیف

۱۵۰۔ صفحہ ۱۳۔ واذا غشیکم اللّیل فاجعلوا الرماح کفّۃ ولا تذوقوا النوم الا غرارا او مضمضۃ۔

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علی اذا غشیکم اللیل فاجعلوا الرماح کفۃ ایضاً لغت (مضمض) فی حدیث علیؑ ولا تذوقوا النوم الا غرارا او مضمضۃ

۱۵۱۔ صفحہ ۱۵۔ فلا تقتلوا مدبرا ولا تصیبوا معورا ولا تجہزوا علی جریح۔

نہایہ لغت (عور) منہ حدیث علیؑ ولا تجہزوا علی جریح ولا تصیبوا معورا

۱۵۲۔ صفحہ ۱۹۔ ان بنی تمیم لم یغب لھم نجم الا طلع لھم اخر وانھم لم یسبقوا بوغم فی جاھلیۃ ولا اسلام

نہایہ لغت (وغم) فی حدیث علیؑ ان بنی تمیم لم یسبقوا بوغم فی جاھلیۃ و لا اسلام۔

۱۵۳۔ صفحہ ۲۲۔ وما کنت الا کقارب ورد وطالب وجد۔

نہایہ لغت (قرب) منہ حدیث علیؑ وما کنت الا کقارب ورد وطالب وجد۔

۱۵۴۔ صفحہ ۲۳۔ وان لا یبیع من اولاد نخیل ھذہ القری ودیّۃ حتی تشکل ارضھا غراسا

شریف رضی نے اس فقرہ کی شرح میں لکھا ہے۔

المراد بہ ان الارض یکثر فیھا غراس النخل حتی یراھا الناظر علی غیر تلک الصفۃ التی عرفھا بھا فیشکل علیہ امرھا۔

نہایہ لغت (شکل) فی وصیّۃ علی و ان لایبیع من اولاد نخل ھذہ القریٰ ودیّۃ حتّی تشکل ارضھا غراسا ای حتی یکثر غراس النخل فیھا فیراھا الناظر علی غیر الصّفۃ التی عرفھا بھا فیشکل علیہ امرھا۔

حل لغت میں الفاظ کا متحد ہونا بھی معنی خیز اور قابل لحاظ ہے۔

۱۵۵۔ صفحہ ۲۴ ۔ حتی تقوم بینھم فتسلم علیھم ولا تخدج بالتحیّۃ لھم

نہایہ لغت (خدج) منہ حدیث علیّ تسلّم علیھم ولا تخدج التحیّۃ لھم۔

۱۵۶۔ صفحہ ۲۵ ۔ ولا یمصّر لبنھا فیضر ذلک بولدھا۔

نہایہ لغت (مصر) فی حدیث علیّ ولا یمصّر لبنھا فیضر ذلک بولدھا۔

۱۵۷۔ صفحہ ۲۶ ۔ ولیرفّہ علی اللاغب ولیستأن بالنقب والظالع۔

نہایہ لغت (نقب) منہ حدیث علیّ ولیستأن بالنقب والظالع۔

ایضا لغت (ظلع) فی حدیث علیّ ولیستأن بذات النقب والظالع۔

۱۵۸۔ ایضا صفحہ ۲۶ ۔ ولیوردھما فی الساعات ولیمھلھا عند النطاف والاعشاب

نہایہ لغت (نطف) منہ حدیث علیّ ولیمھلھا عند النطاف والاعشاب

۱۵۹۔ ایضا صفحہ ۳۱ ۔ زعمت ان افضل النّاس فی الاسلام فلان وفلان ــــ فھیھات لقد حنّ قدح لیس منھا۔

نہایہ لغت (حنن) منہ کتاب علیّ الی معاویۃ واما قولک کیت وکیت فقد حنّ قدح لیس منھا۔

۱۶۰ صفحہ ۳۳ - لم یمنعنا قدیم عزّنا ولا عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا -

نہایہ لغت (عدا) منہ کتابۃ علیؓ الی معاویۃ لم یمنعنا قدیم عزّنا و عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا -

۱۶۱ صفحہ ۵۸ - وایّاك ومشاورۃ النساء فانّ رأیهنّ الی افن وعزمهن الی وهن -

نہایہ لغت (افن) فی حدیث علیؓ ایاك ومشاورۃ النساء فان رأیهن الی افن -

۱۶۲ صفحہ ۶۷ - فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدوّ قد حرب -

نہایہ لغت (کلب) منہ حدیث علیؓ کتب الی ابن عباس حین اخذ مال البصرۃ فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدوّ قد حرب -

۱۶۳ - ایضاً صفحہ ۶۷ - قلبت لابن عمك ظهر المجن ففارقتہ مع المفارقین

نہایہ لغت (جنن) منہ حدیث علیؓ کتب الی ابن عباس قلبت لابن عمك ظهر المجن -

۱۶۴ صفحہ ۳۶۸ - واختطفت ما قدرت علیہ من اموالهم المصونۃ لاراملهم وایتامهم اختطاف الذئب الازل دامیۃ المعزی الکسیرۃ -

نہایہ لغت (زلل) منہ حدیث علیؓ کتب الی ابن عباس اختطفت

مافدرت علیہ من اموال الامۃ اختطاف الذئب الازل دامیۃ المعزی۔

۱۶۵۔ صفحہ ۶۹۔ فضحی رویدا مکانک قد بلغت المدی۔

نہایہ لغت (ضحی) کتاب علیؑ الی ابن عباس الاضحی رویداً فقد بلغت المدی

۱۶۶۔ صفحہ ۷۱۔ کتب الیک یستنزل لبّک ویستفلّ غربک۔

نہایہ لغت (فلل) منہ حدیث علیؑ یستنزل لبّک ویستفل غربک۔

۱۶۷۔ ایضاً صفحہ ۷۱۔ والمتعلق بہا کالواغل المدفع والنوط المذبذب

شریف رضی اس فقرہ کے تحت میں لکھتے ہیں الواغل ھو الذی یھجم علی الشرب

لیشرب معھم ولیس منھم فلا یزال مدفعا محاجزا والنوط المذبذب ھو

مایناط برحل الراکب من قعب او قدح او ما اشبہ ذلک فھو ابداً یتقلقل

اذا حث ظھرہ واستعجل سیرہ۔

نہایہ لغت (وغل) فی حدیث علیؑ المتعلق بہا کالواغل المدفع الواغل

الذی یھجم علی الشرب لیشرب معھم ولیس منھم فلا یزال مدفعا بینھم۔

ایضاً لغت (نوط) منہ حدیث علیؑ المتعلق بہا کالنوط المذبذب

اراد بہ ما یناط برحل الراکب من قعب او غیرہ فھو ابداً یتحرک۔

حل لغت میں الفاظ کا اتحاد قابل لحاظ ہے۔

۱۶۸۔ صفحہ ۷۳۔ والنفس مظانھا فی غد جدث تنقطع فی ظلمتہ آثارھا

نہایہ لغت (جدث) فی حدیث علیؑ فی جدث ینقطع فی ظلمتہ آثارھا

۱۶۹ ,, صفحہ ۷۲ - فواللہ ما کنزت من دنیاکم تبرا ولا ادخرت من غنائمھا وفرا

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ ولا ادخرت من غنائمھا وفرا -

۱۷۰ ,, صفحہ ۷۴ - ا ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی واکباد حری -

نہایہ لغت (بطن) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

ایضاً لغت (غرث) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

۱۷۱ - صفحہ ۸۹ - وتغاب عن کل مالا یصح لک -

نہایہ لغت (غبا) منہ حدیث علیؑ تغاب عن کل مالا یصح لک -

۱۷۲ - صفحہ ۹۲ - واردد الی اللہ ورسولہ ما یضلعک من الخطوب و

یشتبہ علیک من الامور -

نہایہ لغت (ضلع) حدیث علیؑ واردد الی اللہ ورسولہ ما یضلعک

من الخطوب -

۱۷۳ - من لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم -

نہایہ لغت (محک) فی حدیث علی لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم

۱۷۴ - فان شکوا ثقلا او علۃ او انقطاع شرب او بالۃ -

نہایہ لغت (بلل) فی کلام علیؑ فان شکوا بانقطاع شرب او بالۃ -

۱۷۵ - صفحہ ۱۰۴ - فان فی ھذہ الطبقۃ قانعا ومعترا -

نہایہ لغت (عرر) فان فیھم قانعًا ومعترًا -

۱۷۶۔ صفحہ ۱۲۱۔ قد اوصیتھم بما یجب للہ علیھم من کف الاذی وصرف الشذیٰ

نہایہ لغت (شذی) فی حدیث علیؑ اوصیتھم بما یجب علیھم من کف الاذی وصرف الشذی۔

۱۷۷۔ صفحہ ۱۲۳۔ ان تضییع المرء ما ولی وتکلفہ ما کفی لعجز حاضر ورأی متبّر

نہایہ لغت (تبر) فی حدیث علیؑ عجز حاضر ورأی متبر۔

۱۷۸۔ صفحہ ۱۳۰۔۱۳۱۔ ترقیت الی مرتبۃ تقصر دونھا الا نوق۔

نہایہ لغت (انق) فی کلام علیؑ ترقیت الی مرتبۃ تقصر دونھا الانوق۔

۱۷۹۔ صفحہ ۱۳۱۔ لا تخاصمھم بالقرآن فان القرآن حمّال ذو وجوہ۔

نہایہ لغت (حمل) فی حدیث علیؑ لا تناظروھم بالقرآن فان القرآن حمّال ذو وجوہ۔

۱۸۰۔ صفحہ ۱۴۸۔ الناس ثلثۃ فعالم ربانی۔

نہایہ لغت (رب) فی حدیث علی الناس ثلثۃ عالم ربّانی۔

۱۸۱۔ صفحہ ۱۴۹۔ ھا ان ھٰھنا لعلما جما (واشار الی صدرہ) لو اصبت لہ حملۃ

نہایہ لغت (ھا) منہ حدیث علیؑ ھا ان ھٰھنا علما (واومأ بیدہ الی صدرہ) لو اصبت لہ حملۃ

۱۸۲۔ صفحہ ۲۰۶۔ کنا اذا احمرّ الباس اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

نہایہ لغت (باس) منہ حدیث علیؑ کنا اذا اشتد الباس اتقینا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔

(۳) جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ ہیں جنھوں نے اپنی عظیم الشان کتاب "لسان العرب" میں جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا ۲۰ جلدوں میں مصر میں شائع ہوئی ہے۔ نہج البلاغہ کے مندرجہ کلمات واجزاء کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے اور اُن تمام مقامات میں جن کا ذکر نہایہ ابن اثیر کے ذیل میں گذرا نہج البلاغہ کے فقرات کو پیش کرکے اُنکے لغات ومفردات الفاظ کو حل کیا ہے

(۴) مجد الدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی متوفی ۸۱۷ھ ہیں جو اپنی مشہور کتاب "قاموس" میں نہج البلاغہ کے سب سے زیادہ مختلف فیہ بنائے جانیوالے جزو "خطبہ شقشقیہ" کو کلام امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

الشقشقة بالكسر شيئ كالرئة يخرجه البعير من فيه اذا هاج والخطبة الشقشقية العلوية لقوله لابن عباس رضی اللہ عنہ لما قال له لو اطّردت مقالتك من حيث افضيت يا ابن عباس هيهات تلك شقشقة هدرت ثم قرّت۔

"شقشقہ بکسر شین ایک چیز ہے جو اونٹ کے منھ سے باہر آتی ہے غصّہ اور ہیجان کے وقت پر اور حضرت علیؑ کا خطبہ شقشقیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب ابن عباس نے آپ سے خواہش کی ہے کہ آپ اپنے کلام کو جاری کیجئے اُس مقام پر سے کہ جہاں تک پہونچا تھا تو آپنے ابن عباس سے فرمایا اب کہاں اے ابن عباس وہ ایک شقشقہ یعنی جوش کا نتیجہ تھا جو بلند ہوا اور اب ختم ہو چکا۔"

(۵) شمس الدین یوسف بن قزغلی مشہور بسبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ ہیں جنھوں نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامۃ میں خطبہ شقشقیہ کو تمام و کمال درج کیا ہے اور قطعی طور سے کلام امیر المومنین تسلیم کیا ہے۔

(۶) ملا علی قوشجی ہیں جو اپنی کتاب شرح تجرید میں بذیل شرح کلام محقق وافصحہم لسانا یعنی حضرت علیؑ تمام صحابہ میں فصاحت کے اعتبار سے بڑھے ہوئے تھے تحریر کرتے ہیں۔

علی ما یشہد بہ کتاب نہج البلاغۃ وقال البلغاء ان کلامہ دون کلام خالق وفوق کلام المخلوق " جیسا کہ شاہد ہے اسکی کتاب نہج البلاغہ اور فصحا کا مقولہ ہے کہ کلام آپ کا خالق کے کلام سے نیچے اور تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر تھا۔

(۷) محمد بن علی بن طباطبا معروف بہ ابن طقطقی اپنی کتاب تاریخ الفخری فی الآداب السلطانیۃ والدول الاسلامیۃ" مطبوعہ مصر ص۹ میں لکھتے ہیں۔

عدل ناس الی نہج البلاغۃ من کلام امیر المومنین علی بن ابیطالب فانہ الکتاب الذی یتعلم منہ الحکم والمواعظ والخطب والتوحید والشجاعۃ والزھد وعلو الھمۃ وادنی فوائدہ الفصاحۃ والبلاغۃ

بہت سے لوگوں نے کتاب نہج البلاغہ کی طرف توجہ کی جو امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب کے کلام سے ہے۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس سے حکم اور مواعظ اور توحید اور شجاعت اور زہد اور علو ہمت ان تمام باتوں کی تعلیم حاصل ہوتی ہے

اور اُس کا ایک ادنیٰ جوہر ہے فصاحت و بلاغت۔

(۸) علامہ محدث ملا محمد طاہر فتنی گجراتی نے اپنی کتاب مجمع بحار الانوار میں جو لکھنؤ مطبع نولکشور میں شائع ہو چکی ہے اکثر اُن فقرات کو نہج البلاغہ کے جو نہایہ ابن اثیر سے مندرج ناظرین ہو چکے درج کرتے ہوئے مندرجات نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے۔

(۹) مفتی دیار مصریہ علامہ مصلح شیخ محمد عبدہ متوفی ۱۳۲۳ھ جنہوں نے نہج البلاغہ کے تفسیری نوٹ اور حواشی تحریر کرکے اُس کو انتہائی اہتمام سے مصر میں چھپوانے کا انتظام کیا۔ وہ اپنے اُس مقدمہ میں جو شروع کتاب میں درج کیا ہے اپنی اُس حیرت و دہشت کا اظہار کرتے ہوئے جو نہج البلاغہ کے حقائق آگیں عبارات سے اُن پر طاری ہوئی ہے تحریر کرتے ہیں۔

كان يخيل لي في كل مقام ان حروبا	(اثنائے مطالعہ میں) مجھے ہر مقام پر معلوم
شبت وغارات شنت وان للبلاغة	ہوتا تھا کہ لڑائیاں شعلہ ور ہیں اور گیر و دار
دولة وللفصاحة صولة وان للاوهام	شدت پر ہے اور بلاغت کی فتح ہے اور
عرامة وللريب دعارة وان جحافل	فصاحت کا حملہ ہے اور توہمات کی شکست ہے
الخطابة وكتائب الذرابة في عقود	اور شکوک کی رسوائی ہے اور یہ کہ خطابت کے
النظام وصفوف الانتظام تنافح	افواج اور طلاقت لسان کے لشکر نظام کلام
بالصفيح الابلج والقويم الاملج وتملج	کی لڑیوں اور سلسلہ کی صفوں میں

المهج برواضع الحجج فتفل دعارة	چمکتی ہوئی تلواروں اور بل کھاتے ہوئے
الوساوس وتصيب مقاتل الخوانس	نیزوں کے ساتھ مصروف پیکار ہیں اور نتیجہ خیز
فما انا الا والحق منتصر والباطل	دلائل کے ساتھ دلوں کی تسکین کا باعث ہو کر
منكسر ومرج الشك في خمود وهرج	وسوسہ انگیزیوں کو شکست دیتی اور باطل پسندیوں
الريب في ركود وان مدبر تلك الدولة	کی جان لیتی ہیں مجھے تو کچھ نہیں نظر آتا تھا سوائے
وباسل تلك الصولة هو حامل لوائها	اسکے کہ حق کی فتح ہو رہی ہے اور باطل شکست اٹھا رہا
الغالب امير المؤمنين علي بن ابيطالب.	ہے اور شک شبہہ کی آگ خاموش اور توہمات کی
بل كنت كلما انتقلت من موضع الى	چپقلش سکون پذیر ہو رہی ہے اور اس غلبہ و اقتدار
موضع احس بتغير المشاهد وتحول	کی مدبر اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب ناصر علمبردار
المعاهد فتارة كنت اجدني في عالم	ہستی ہے جس کا نام ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب
يغمره من المعاني ارواح عالية في	بلکہ میں اس کتاب میں جب ایک جگہ سے
حلل من العبارات الزاهية تطوف	دوسری جگہ منتقل ہوتا تھا تو احساس کرتا تھا
على النفوس الزاكية وتدنو من	کہ کس طرح مناظر میں تبدیلی ہو رہی ہے اور نقشوں
القلوب الصافية توحي اليها رشادها	میں انقلاب کبھی تو میں اپنے کو ایک دنیا میں پاتا
وتقوم منها مرادها وتنفر بها عن	تھا جس میں معانی کے بلند پایہ ارواح عبارات کے
مداحض المزال الى جواد الفضل	خوشنما حلوں میں آباد ہیں جو پاکیزہ نفوس کے ارد
والكمال وطورا كانت تتكشف	گردش کرتے اور صاف و نورانی قلوب کے پاس جا کر

لى الجمل عن وجوه باسرة وانياب
كاشرة وارواح فى اشباح النمور و
مخالب النسور قد تحفزت للوثاب
ثم انقضت للاختلاب فخلبت
القلوب عن هواها واخذت
الخواطر دون مرماها واغتالت
فاسد الاهواء وباطل الآراء
واحيانا كنت اشهد ان عقلا
نورانيا لا يشبه خلقا جسدانيا
فصل عن الموكب الالهى واتصل
بالروح الانسانى فخلعه عن
غاشيات الطبيعة وسما به الى
الملكوت الاعلى وتمابه الى مشهد
النور الاجلى وسكن به الى
عمار جانب التقديس بعد
استخلاصه من شوائب التلبيس
وانات كانى اسمع خطيب الحكمة

اُن پر ہدایت وارشاد کی ردی اُتارتے اور اُنکو
اُنکے مقصود سے دوچار کرتے اور اُنکو لغزش و
خطا کی پھسلنوں سے ہٹا کر فضل و کمال کی جادو
پر لگاتے ہیں اور کبھی میرے سامنے ایسے جلے
آتے مجھے جو معلوم ہوتا تھا کہ تیوریاں چڑھائے
ہوئے ڈراونی صورتوں میں دانت نکالے ہوئے
ہیں۔ وہ روحیں ہیں شیروں کے پیکر میں اور اُنکی
پرندوں کے پنجوں کے ساتھ جو آمادہ ہیں حملہ
کے اوپر اور پھر ٹوٹ پڑتے ہیں شکار پر وہ دلوں کو
اپنی محبت سے موہ لیتے ہیں اور ضمیر پر قبضہ کر لیتے
ہیں اور غلط خواہشات نفسانی اور باطل عقائد
کو اچانک طور سے مار ڈالتے ہیں اور اکثر مجھے معلوم
ہوتا تھا کہ ایک نورانی عقل جو جسمانی مخلوق سے
کسی طرح مشابہ نہیں ہے وہ جدا ہوئی الٰہی جلوس
شاہی سے اور متصل ہوئی انسانی روح کیساتھ
اور جدا کر دیا اُسکو مادی حجابوں سے اور بلند کر دیا
اسکو عالم بالا کے ملکوت کی طرف اور پہنچا دیا اُسکو

باعلیاء الکلمة واولیاء	دہلانے والوں اور ساکن کر دیا اُسکو جو ارادہ رکھتا
امر الامة یعرفهم مواقع	بعد اسکے خالص کر دیا اُس کو شکوک کی آمیزش
الصواب ویبصرهم مواضع	سے اور بعض اوقات میں سنتا تھا حکمت و دانش
الارتیاب ویحذرهم مزالق	کے خطیب کو کہ وہ آواز دیتا ہے مسموع الکلمہ
الاضطراب ویرشدهم	مقتدر اشخاص اور امت اسلامیہ کے حکام اور
الی دقائق السیاسة و	ذمہ داران کو اور انھیں بتلاتا ہے صحیح راستے اور
یهدیهم طرق الکیاسة	پتہ دیتا ہے خطرناک مقامات کا اور خوف دلاتا
ویرتفع بهم الی	ہے تزلزل و لغزش کی جگہوں سے اور رہنمائی کرتا
منصات الرئاسة	ہے سیاست کے رموز اور دانش کے راستوں کی
ویصعدهم شرف	طرف اور بلند کرتا ہے ریاست کے تخت اور اصابت
التدبیر ویشرف بهم	رائے اور حسن تدبر کی شرف و منزلت کے اوپر
علی حسن المصیر۔	اور انھیں انجام بخیر ہونیکا طریقہ بتلاتا ہے۔

بیشک اس عبارت میں علامہ محمد عبدہ نے جس طرح نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے اسی طرح اُسکے مضامین کی حقیقت اور اُس کے مندرجات کی سچائی کا بھی اعتراف کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے مضامین حق کی فتح اور باطل کی شکست اور شکوک اوہام کی فنا اور توہمات و وساوس کی بیخکنی کا سبب ہیں۔ اور وہ شروع سے آخر تک انسانی روح کیلئے

روحانیت و انسانیت، قدس و طہارت، جلال و کمال کے تعلیمات کے حامل اور انسانی زندگی کیلئے بہترین ہدایت کا مخزن ہیں۔ ممکن ہے ہندوستانی مسلمانوں کا وہ طبقہ جو صرف مذہبی مباحثات ہی سے دلچسپی رکھتا ہے علامہ شیخ محمد عبدہ کی بلند شخصیت اور انکی ذمہ دارانہ حیثیت سے واقف نہ ہو لیکن وہ اہل علم جو دوسرے ممالک اسلامیہ کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ اتصال اور دور حاضر کے علمائے اسلام کے علمی کارناموں سے واقفیت رکھتے ہیں انھیں معلوم ہے کہ علامہ محمد عبدہ اس دور آخر کے اُن جلیل القدر علماء میں سے تھے جو شرقی عرب میں "امام" و "مصلح" مانے گئے ہیں اور جمہور اسلام کے سب سے بڑے مرکز علمی مصر میں انکی مسلم الثبوت شخصیت کے نام پر علمی طبقہ کی گردنیں خم ہیں۔

انھیں نہج البلاغہ کے ساتھ وہ غیر معمولی عقیدت تھی کہ وہ اُسے قرآن مجید کے بعد ہر کتاب کے مقابلہ پر ترجیح کا مستحق سمجھتے تھے۔

اُن کا اعتقاد تھا کہ جامعہ اسلامیہ میں اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونا اسلام کی ایک صحیح خدمت ہے اور عربی طلاب کیلئے بجائے اسکے کہ وہ متداولہ ادبی کتابیں پڑھیں اس کتاب کو اپنا قبلہ مقصد بنانا انکی ذہنی ترقیوں کیلئے انتہائی مفید ہے نہ صرف اس لئے کہ اسکی عبارت ادبی حیثیت سے بہت بلند ہے بلکہ اس لیے بھی کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ اور معانی و مقاصد کے اعتبار سے بھی توجہ و التفات کا مستحق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

لیس فی اهل هذه اللغة الا قائل عرب اہل زبان میں ہر شخص اس بات کا قائل ہے

بان كلام الامام علي بن ابي طالب هو اشرف الكلام وابلغه بعد كلام الله تعالى وكلام نبيه و اغزره مادة وارفعه اسلوبا واجمعه لجلائل المعاني۔

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا کلام خدا و رسول کے کلام کے بعد ہر کلام سے شریف و بلاغت میں زیادہ اور معنی خیز اور انداز بیان میں بلند تر اور بزرگ ترین معانی کے لحاظ سے زیادہ جامع ہے۔

فاجدر بالطالبين لنفائس اللغة والطامعين في التدرج لمراقيها ان يجعلوا هذا الكتاب اهم محفوظهم وافضل مأثورهم مع تفهم معانيه في الاغراض التي جاءت لاجلها وتأمل الفاظه في المعاني التي صيغت للدلالة عليها ليصيبوا بذلك افضل غاية وينتهوا الى خير نهاية۔

لہذا عربی علم ادب کے نفیس ذخیروں کے طلبگاران اور اسکے بلند مرتبوں میں تدریجی ترقی کے آرزومندوں کیلئے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے محفوظات اور منقولات میں اہم اور بہترین درجہ عطا کریں۔ اسکے ساتھ اسکے معانی کے سمجھنے کی کوشش بھی کریں ان مقاصد کے لحاظ سے جنکے لئے وہ معانی لائے گئے ہیں اور الفاظ میں غور کریں ان معانی کے لحاظ سے جنکے ادا کرنے کیلئے وہ الفاظ ڈھالے گئے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے اس کا بہترین مقصد حاصل ہو۔

ناحق کوشی اور انصاف فراموشی ہوگی اگر اس بات کا اعتراف نہ کیا جائے کہ عالم اسلام کو جمہوری حیثیت نہج البلاغہ کے ساتھ روشناس کرنے کا سہرا مصر

علامہ شیخ محمد عبدہ کے سر ہے جو انکی ممتاز غیر متعصبانہ ذہنیت فراخ حوصلگی اور بلند نظری
کا نتیجہ تھا ورنہ سواد اعظم کا تو یہ عالم ہا ہے کہ خاص اہلسنت کی کتابیں جو فضائل اہلبیت
سے متعلق ہیں جیسے تذکرہ خواص الامہ سبط ابن جوزی ۔ مطالب السؤل کمال الدین ابن طلحہ
شافعی ۔ کفایۃ المطالب حافظ گنجی شافعی فصول مہمہ ابن صباغ مالکی ۔ مناقب اخطب خوارزم وغیرہ
وغیرہ ۔ انھیں چاہے شیعوں نے ایران میں شائع کر دیا ہو لیکن جمہور مسلمین کے مطابع نے انکے
طبع و اشاعت کو پسند نہیں کیا ۔ پھر چہ جائیکہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کا کلام
جو ایک شیعی عالم کا جمع کردہ ہے لیکن وہ علامہ محمد عبدہ کی بلند نظری اور حقیقت شناسی تھی
جس نے ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی اور یہ انکی بلند شخصیت تھی اور نیز خلوص نیت جس نے
انہیں کامیابی عطا کی اور شرق عرب کے بلند علمی طبقہ کو عموماً اس کتاب کے سامنے سرنگوں
کر دیا اور اسوقت مصر و بیروت ایسے اسلامی مرکزوں میں اس کتاب کو وہی اہمیت
حاصل ہے جو اُسے حقیقتہً ہونا چاہئے ۔

ہندوستان کے مسلمان خصوصاً وہ طبقہ جو باہمی مناقشات سے دلچسپی رکھتا ہے
جس کی مثال گولر کے کیڑوں کی ہے اور جو ایک انتہائی تنگ نظری کی محدود فضا میں مقید
ہے ۔ وہ نہج البلاغہ کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ ایک شیعی کتاب ہے اور اس لئے صرف اتنا فائدہ
اٹھاتے ہیں کہ بخیال خود بعض عبارتیں جو اپنے مفید مطلب پائیں انھیں شیعوں کے مقابلہ
میں بطور استدلال پیش کریں اور بس ۔ اسکے علاوہ وہ اسکے حقیقی فیوض و برکات سے
بالکل محروم ہیں ۔ لیکن دنیائے اسلام کی آزاد خیال جمہوریت اسوقت نہج البلاغہ سے

بہترین نیوض حاصل کر رہی ہے اور وہ اسکو اپنا بہترین دلیل راہ اور چراغ منزل سمجھتی ہے یقیناً اس کا سنگ بنیاد علامہ شیخ محمد عبدہ کا رکھا ہوا ہے۔

انھوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب پر حواشی لکھدیے اور اُسے طبع کرا دیا بلکہ وہ اپنی گفتگوؤں میں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اظہار خیالات میں بھی برابر اس کتاب کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مجلہ "الہلال" مصر نے اپنی جلد ۳۵ کے جزء اوّل بابتہ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۸۷ پر چار سوالات علمی طبقہ کی توجہ کے لئے شائع کیے تھے جن میں پہلا سوال یہ تھا کہ:-

ماھو الکتاب او الکتب التی طالعتموھا فی شبابکم فافادتکم وکان لھا اثر فی حیوتکم؟	وہ کون سی کتاب یا کتابیں ہیں جن کا آپنے اپنے شباب میں مطالعہ کیا تو انھوں نے آپ کو فائدہ پہونچایا اور اُنکا آپکی زندگی پر اثر پڑا؟

اس سوال کا جواب جو استاذ شیخ مصطفےٰ عبدالرزاق نے دیا ہے اور شمارۂ دوم بابتہ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۵۰ پر شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:-

طالعت بارشاد الاستاذ المرحوم الشیخ محمد عبدہٗ دیوان الحماسۃ ونھج البلاغۃ میں نے استاد مرحوم شیخ محمد عبدہ کی ہدایت سے دیوان حماسہ اور نہج البلاغہ کا مطالعہ کیا۔

عبدالمسیح انطاکی نے بھی جنکی عبارت اس کے بعد آئیگی اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ علامہ محمد عبدہ نے مجھ سے فرمایا "اگر تم چاہتے ہو کہ انشا پردازی کا درجہ حاصل کرو تو امیر المومنین حضرت علیؑ کو اپنا استاد بناؤ اور اُنکے کلمات کو اپنے لئے

چراغ ہدایت قرار دو"۔

موصوف کا یہ عقیدہ نہج البلاغہ کے متعلق کہ وہ تمام و کمال امیرالمومنین کا کلام ہے اتنا واضح ہے کہ اُن کے تمام شاگرد جو اسوقت مصر کے بلند پایہ اساتذہ ہیں اس حقیقت سے واقف ہیں اور خود اُنکا مذکورہ سابق مقدمہ نیز اُن کے اکثر حواشی اس حقیقت کے بالکل واضح طور پر آئینہ بردار ہیں چنانچہ استاذ محمد محی الدین عبد الحمید مدرس کلیہ لغتہ عربیہ جامع ازہر جن کے خود خیالات اُنکی عبارت میں اسکے بعد پیش ہونگے کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

عسيت ان تسأل عن رأي الاستاذ	ممکن ہے تم اس مسئلہ میں استاذ امام شیخ محمد عبدہ
الامام الشيخ محمد عبده في ذلك	کی رائے دریافت کرو جنھوں نے اس کتاب کو
وهو الذي بعث الكتاب من مرقده	خواب گمنامی سے بیدار کیا اور وسعت اطلاع اور
ولم يكن احد اوسع منه اطلاعا	باریک نگاہی میں کوئی شخص ان سے زیادہ موجود
ولا ادق تفكيرا والجواب على هذا	نہیں تھا اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم یقین کے
التساؤل انا نعتقد انه رحمه الله	ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو تمام و کمال
كان مقتنعا بان الكتاب كله للامام	امیرالمومنین کا کلام سمجھتے تھے اگرچہ انھوں نے
علي رحمه الله وان لم يصرح بذلك	اس کی تصریح نہ کی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ
والدليل على هذه العقيدة انه يقول	وہ اپنے مقدمہ میں کتاب کی تعریف کرتے ہوئے
في مقدمته يصف الكتاب وان مدّ	لکھتے ہیں کہ اس دارالسلطنت کی فرمانروا

تلك الدولة ويا سل تلك الصولة هو حامل لوائها الغالب امير المؤمنين علي بن ابيطالب" بل هو يتجاوز هذا المقدار الى الاعتراف بان جميع الالفاظ صادرة عن الامام علي حتى انه ليجعل ما في الكتاب حجة على معاجم اللغة مع انه وهو يقول (ج ۲ ص ۱۷ من هذه المطبوعة) "المواساة بالشيئ: الاشتراك فيه.... قالوا: والفصيح في الفعل آسيته ولكن نطق الامام حجة" آه واعاد هذه الكلمة بنفسها (جلد ۳ ص ۷۲ الحاشية ٤ من هذه المطبوعة)

اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب قاہر علمبردار ہستی ہے جسکا نام ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب۔" صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ خصوصیات الفاظ کو بھی حضرت علیؑ کی زبان سے نکلا ہوا سمجھتے ہیں یہانتک کہ وہ کتاب کے مندرجہ الفاظ کو لغت کی عام کتابوں کے مقابلہ میں سند قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو (جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ اس اڈیشن کا) وہ فرماتے ہیں "مواساۃ" کسی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ اسکے فعل میں فصیح آسیتہ کی لفظ ہے (ہمزہ کے ساتھ) مگر امام کا تلفظ حجت ہے اسی طرح کا استناد انھوں نے (جلد ۳ صفحہ ۷۲ حاشیہ نمبر ۴ میں بھی کیا ہے۔"

۱۔ ملک عرب کے مشہور مصنف "خطیب" انشاپرداز عالم شیخ مصطفیٰ غلائینی استاذ التفسیر واللغۃ والآداب العربیۃ فی الکلیۃ الاسلامیۃ (بیروت) اپنی کتاب "اریج الزہر" میں زیر عنوان نہج البلاغۃ واسالیب الکلام العربی ایک مبسوط مقالہ کے تحت میں تحریر کرتے ہیں:

من احسن ما ینبغی مطالعتہ — بہترین چیز جسکا مطالعہ لازم ہے اس شخص کو جو

يتطلب الاسلوب العالي كتاب
نهج البلاغة للامام علي رضي الله
عنه وهو الكتاب الذي انشأت هذا
المقال لاجله فان فيه من بليغ الكلام
والاساليب المدهشة والمعاني
الرائقة ومناحي الموضوعات
الجليلة ما يجعل مطالعه اذا
ذاق له مزاولة صحيحة بليغا في كتابته
وخطابته ومعاملته كان هذا
الكتاب درة في صدف بعض
المكتبات حتى اتيح لشيخنا المرحوم
الاستاذ الامام الشيخ محمد عبده
مفتي الديار المصرية رضي الله
عنه ان يطلع عليه فيبرزه الى
عالم المطبوعات ليكون استاذا
للمنشئين ورائد البلغاء وقد علق
عليه شرحا جزيل الفائدة كبير

زبان عربی کے بلند معیار تحریر کو حاصل کرنا چاہو
کتاب نہج البلاغہ ہے حضرت امام علی رضی اللہ
عنہ کی اور یہ کتاب وہ ہے جس کیلئے خاص طور
سے میں نے اس مضمون کی بنیاد ڈالی ہے کیونکہ
اس کتاب میں بلیغ کلام اور حیرت انگیز طرز تحریر
اور جاذب نظر معانی اور مختلف عظیم الشان
موضوعات ومقاصد کے خصوصیات ایسے
ہیں جو مطالعہ کرنے والے کو اگر صحیح ذوق
رکھتا ہو اور پورے طور سے اسکی مزاولت
رکھے تو فصیح وبلیغ انشاپرداز اور مقرر بنا سکتے
ہیں۔ یہ کتاب بعض کتبخانوں میں مثل صدف کے
اندر پوشیدہ موتی کے مضمر اور پنہاں تھی یہاں تک
کہ ہمارے استاد مرحوم امام شیخ محمد عبدہ
مفتی دیار مصریہ کو توفیق شامل حال ہوئی
اور انھوں نے اس کتاب پر مطلع ہو کر اس کو
عالم مطبوعات میں نمایاں کیا تاکہ یہ ارباب
انشاء اور فصحاء وبلغاء کی استاد قرار پائے

المغربی وقد طبع الکتاب بضع مرات — اور انھوں نے اس کتاب پر ایک پر فائدہ
مشروحا بقلم الاستاذ علیہ — شرح بھی بطور فٹ نوٹ حاشیہ کے تحریر کی۔
الرحمۃ۔ فاستفاد منہ اقوام کثیرون — یہ کتاب موصوف کی شرح سمیت چند مرتبہ طبع
منہم کاتب ہذہ السطور فالی — ہو چکی ہے اور اس سے بہت لوگوں کو فائدہ پہونچا
اقتناء ہذا الاثر العظیم — جن میں سے کاتب الحروف بھی ہے میں دعوت دیتا
یا طلاب الاسلوب العالی — ہوں اس یادگار کتاب کی طرف اُن لوگوں کو
و رواد الکلام البلیغ — جو عربی کے بلند اسلوب تحریر کے طالب اور کلام
فان فیہ ما ترغبون۔ — بلیغ کے مشتاق ہیں وہ اس کتاب میں اپنے
مقصد کو پورے طور سے موجود پائیں گے۔

۱۱۔ استاذ محمد کرد علی رئیس مجمع علمی دمشق نے الہلال کے چار سوالات کے جواب دیے جن میں سے تیسرا سوال یہ تھا کہ

ما ھی الکتب التی تنصحون لشبان الیوم بقراءتھا۔ — وہ کون سی کتابیں ہیں جنکے پڑھنے کی آپ موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کو ہدایت کرتے ہیں۔

اسی سوال کے تحت میں لکھا ہے۔

اذا طلب البلاغۃ فی اتم مظاہرھا — اگر بلاغت کا مکمل ترین مظاہرہ اور وہ
والفصاحۃ التی لم تشبہا عجمۃ فعلیک — فصاحت دیکھنا ہو جس میں عجمیت کی ذرا
بنہج البلاغۃ دیوان خطب امیر المؤمنین — بھی آمیزش نہیں ہے تو تمھیں نہج البلاغہ کا

علی بن ابیطالب ورسائله
الی عماله (یرجع الی
فصل الانشاء والمنشئین
فی کتابی "القدیم والحدیث"
طبع بمصر سنہ ۱۹۲۵ء)
وشرح استاذی الشیخ
محمد عبده علیه وافٍ
بالغرض من حیث اللغة
والادب اما شرح ابن
ابی الحدید فلا یسع طالب العلم
الا مدارسته علی ما یری
استاذی الشیخ سلیم البخاری
فان فیه فصولا ممتعة فی اخبار
الصدر الاول وما بعده و
فی الادب والشعر والخطب لا یستغنی
عنها باحث مستفید.

مطالعہ کرنا چاہئے جو امیر المومنین علی بن ابیطالب
کے خطبوں اور خطوط کا جو اپنے عاملوں کے
نام لکھے ہیں مجموعہ ہے (تفصیل کیلئے ہماری کتاب
"قدیم و حدیث" کے فصل "انشاء و انشاپردازان"
ملاحظہ ہو۔ یہ کتاب مصر میں ۱۹۲۵ء میں شائع
ہوئی ہے) اور ہمارے استاد شیخ محمد عبدہ
کی شرح جو نہج البلاغہ پر ہے وہ حل لغات
اور ادبی نکات کے لحاظ سے مطلب برآری
کیلئے کافی ہے۔ لیکن ابن ابی الحدید کی شرح
وہ ایسی چیز ہے کہ میرے استاد شیخ سلیم بخاری
کی رائے کے موافق طالبعلم کیلئے اس کو
درسی حیثیت سے پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ
اس میں صدر اول اور اسکے بعد کے تاریخی
واقعات نیز ادب، شعر اور خطبوں کا ایک
انتہائی مفید ذخیرہ موجود ہے جس سے کوئی
تحقیق پیشہ طالب علم مستغنی نہیں ہوسکتا۔

یہ جواب "الہلال" کے جلد ۳۵ کے جزء ۵ بابتہ مارچ ۱۹۲۷ء میں صفحہ ۵۷۲ پر

شائع ہوا ہے

۱۳۔ استاذ محمد محیی الدین عبد الحمید المدرس فی کلیۃ اللغۃ العربیۃ بالجامع الازہر جنھوں نے نہج البلاغہ پر تعلیقی حواشی تحریر کیے ہیں اور علامہ شیخ محمد عبدہ کے حواشی کو برقرار رکھتے ہوئے خود بہت سی تحقیقات و شروح کا اضافہ کیا ہے اور ان حواشی کے ساتھ یہ کتاب مطبع استقامۃ مصر میں طبع ہوئی ہے انھوں نے اس ایڈیشن کے شروع میں اپنی جانب سے ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں نہج البلاغہ کے اسناد و اعتبار پر ایک سیر حاصل بحث کی ہے۔ ہم اس کے ضروری اجزا یہاں پر درج کرتے ہیں۔

وبعد فهذا الكتاب نهج البلاغة وهو ما اختاره الشريف الرضي ابو الحسن محمد بن الحسن الموسوي من كلام امير المؤمنين علي بن ابي طالبؑ وهو الكتاب الذي جمع بين دفتيه عيون البلاغة وفنونها وتهيأت به للناظر فيه اسباب الفصاحة ودنا منه قطافها اذ كان من كلام

یہ کتاب نہج البلاغۃ کلام امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کا وہ انتخاب ہے جسے شریف رضی ابو الحسن محمد بن حسن موسوی نے جمع کیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اپنے اندر بلاغت کے نمایاں خصوصیات اور اس کے ہنروں کو لئے ہوئے ہے اور دیکھنے والے کے لئے اس میں تمام اسباب فصاحت کے فراہم ہیں اور ثمرہ اس کا سامنے موجود ہے اس لئے کہ یہ اس بزرگ کا

افصح الخلق بعد الرسول صلّی اللہ	کلام ہے جو رسول اللہ ص کے بعد تمام خلق خدا
علیہ وسلم منطقاً واشدهم اقتداراً	میں فصاحت گفتار اور قدرت کلام اور قوت
وابرعهم حجة واملكهم للغة	استدلال میں سب سے زیادہ تھا اور لغات عرب
یدیرها كیف شاء، الحكیم	پر سب سے زیادہ قابو رکھتا تھا کہ جس صورت سے
الذی تصدر الحكمة	چاہتا تھا انھیں گردش دیتا تھا۔ وہ حکیم کامل
عن بیانه والخطیب الذی	جس کے بیان سے حکمت کے سبق حاصل ہوتے
یملأ القلب سحر بیانه	ہیں اور وہ خطیب جس کی جادو بیانی دلوں
العالم الذی تهیّأ له من	کو بھر دیتی ہے۔ وہ عالم جس کیلئے رسول
خلاط الرسول وكتابة	کے ہر وقت کے ساتھ اور وحی کی کتابت اور
الوحی والكفاح عن الدین	شمشیر و زبان دونوں سے دین کی نصرت
بسیفه ولسانه منذ حداثته	کے کمسنی ہی سے وہ خصوصیات حاصل ہوئے
مالم یتهیّأ لاحد سواه۔	جو کسی دوسرے کیلئے حاصل نہیں تھے۔
هذا الكتاب "نهج البلاغة" وانا	یہ کتاب نہج البلاغہ۔ اور مجھے اپنے
حفی منذ طراءة السن ومیعة	زمانہ کمسنی اور ابتدائے جوانی سے اس کتاب
الشباب فلقد كنت اجد	کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے کیونکہ میں اپنے
والدی كثیر القراءة فیه وكنت	والد کو دیکھتا تھا کہ وہ اکثر اس کتاب کو پڑھا
اجد عمی الاكبر یقضی معه	کرتے ہیں اور اپنے بڑے چچا کو بھی میں نے

طويل الساعات يردد دیکھا ہے کہ وہ گھنٹوں اس کتاب کے عبارات
عباراته و يستخرج کو پڑھتے رہتے اور اسکے معانی کو سمجھتے رہتے
معانيها و يتقبل اسلوبه اور اسکے انداز بیان پر غور کرتے رہتے تھے
وكان لهما من عظيم ان دونوں بزرگوں کے میرے دل میں اثر
التأثير على نفسي ما جعلني کا نتیجہ تھا کہ میں نے بھی انکی اقتدار کی اور
اقفو اثرهما فاحلّه من اس کتاب کو اپنے قلب میں سب سے پہلا درجہ
قلبي المحلّ الاوّل واجعله سميري عطا کیا اور اسکو اپنا مونس تنہائی قرار دیا
الذي لا يمل وانيسي الّذي اخلو جو کسی مونس و ہمدم کی عدم موجودگی میں
اليه اذا اعزّ الانيس۔ میری دلبستگی کا باعث ہو۔

اس کے بعد علامہ شیخ محمد عبدہ کی رائے اس کتاب کے متعلق اور جامع نہج البلاغہ شریف رضی کا تبصرہ جو انھوں نے اپنے مقدمۂ کتاب میں کتاب کی امتیازی خصوصیت کے متعلق کیا ہے نقل کرتے ہوئے فاضل محشی نے اس پر اظہار خیال کیا ہے اسکے بعد لکھتے ہیں۔

وليس من شك عند احد من ادباء موجودہ زمانے کے اور نیز اسکے قبل کے ادباء میں سے کسی کے
هذا العصر ولا عند احد ممن تقدمهم نزدیک اسمیں کوئی شک نہیں کہ اکثر حصہ اس کلام کا جو
في ان اكثر ما تضمنته نهج البلاغة نہج البلاغہ میں مندرج ہو امیر المومنینؑ کا کلام ہے ہاں
من كلام امير المؤمنين عليه السلام اسمیں کسی ایک کو بھی شک نہیں ہے اور نہ اسمیں کوئی

نعم ليس من شك عند احد في ذلك وليس من شك عند احد في ان ما تضمنه الكتاب جار على النهج المعروف عن امير المؤمنين موافق للاسلوب الذي يحفظه الادباء والعلماء من كلامه الموثوق بنسبته اليه ولكن بعض المعروفين من ادباء عصرنا يميلون الى ان بعض ما في الكتاب من خطب رسائل لم يصدر عن غير الشريف الرضي جامع الكتاب هو منشئه وهو مدعي نسبته الى الامام.

شک ہے کہ جو کچھ اس میں درج ہے وہ اسی طریقہ پر ہے جو جناب امیر کا عام طور سے معلوم ہے اور اس انداز بیان کے موافق ہے جو ادبا و علما نے محفوظ کیا ہے حضرت کے اس کلام سے جس کی نسبت آپ کی طرف قابل وثوق طریقہ سے ثابت ہے لیکن ہمارے زمانہ کے بعض مشہور ادبا کا میلان اس خیال کی طرف ہے کہ بعض خطبے اور خطوط جو اس کتاب میں درج ہیں وہ سید رضی جامع نہج البلاغہ ہی کی تالیف ہیں اور انہی کے انشا کیے ہوئے ہیں اور خود انھوں نے ہی انکی نسبت کا امام کی طرف دعوی کیا ہے۔

اس جماعت کے خیالات درج کرتے ہوئے موصوف رقمطراز ہیں۔

واهم ما يجده باحثو الآداب العربية في هذا العصر من اسباب التمسك بها القول بان الكتاب من صنع جامعه وتأليفه ذلك الذي نوجزه لك في الاسباب الاربعة الآتية -

الاول: ان في الكتاب من التعريض بصحابة رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم مالا يصح ان يسلم صدوره عن مثل الامام علي كما تراه في ثنايا الكتاب من سباب معاوية و طلحة والزبير وعمرو بن العاص ومن ذهب الى تأييدهم والدفاع عن سياستهم.

الثاني - ان فيه السجع والتنميق اللفظي وآثار الصنعة مالم يعهده عصر علي ولا عرفه وانما ذلك شيء طرأ على العربية بعد العصر الجاهلي وصدر الاسلام وافتتن به ادباء العصر العباسي و الشريف الرضي جاء من بعد ذلك على ما ألفوه فصنف الكتاب على نهجهم وطريقتهم -

الثالث : ان فيه من دقة الوصف واستفراغ صفات الموصوف واحكام الفكرة وبلوغ النهاية في التدقيق كما تراه في وصف الخفاش (١) والطاوس (٢) والنملة (٣) والجرادة (٤) وكل ذلك لم يلتفت اليه علماء الصدر الاول ولا ادباؤه وشعراؤه وانما عرفه العرب بعد تعريب كتب اليونان والفرس الادبية والحكمية . ويدخل في هذا السبب استعمال الالفاظ الاصطلاحية التي عرفت في علوم الحكمة من بعد كالاين والكيف ونحوهما وكذلك استعمال الطريقة العددية في شرح المسائل وفي تقسيمات الفضائل والرذائل مثل قوله الاستغفار على ستة معان (٥) ...... الايمان على اربع دعائم (٦)

الصبر، الیقین والعدل والجهاد والصبر منها علی اربع شعب... الخ

الرابع ان فی عبارات الکتاب ما یشم منه ریح ادعاء صاحبه علم الغیب وهذا امر یجل عن مثله مقام علیؓ ومن کان علی شاکلة علیؓ ممن حضر عهد الرسالة ورأی نور النبوة۔

(یعنی) سب سے بڑے اسباب جو اس کتاب کے کلام امیر المومنین ہونے کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں وہ صرف چار ہیں جنھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ کہ اس کتاب میں اصحاب رسول اللہ کی نسبت ایسے تعریضات ہیں جن کا کسی طرح حضرت علی سے صادر ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا خصوصاً معاویہ طلحہ زبیر عمرو بن العاص اور اُنکے اتباع کے بارے میں تو سب و شتم تک موجود ہے

(۲) اس میں لفظی آرائش اور عبارت میں صنعت آرائی اس حد پر ہے جو حضرت علی کے زمانہ میں نایاب تھی۔

(۳) اس میں تشبیہات و استعارات اور واقعات و اوصاف کی تصویر کشی اتنی مکمل ہے جس کا صدر اول اسلام میں بالکل پتہ نہ تھا اس کے ساتھ حکمت اور فلسفہ کی اصطلاحی لفظیں نیز مسائل کے بیان میں حساب کا طریقہ یہ تمام باتیں اس زمانہ میں رائج نہ تھیں۔

(۴) اس کتاب کی اکثر عبارتوں سے علم غیب کے ادعا کا پتہ چلتا ہے جو حضرت علی ایسے پاکباز انسان کی شان سے بعید ہے۔

موصوف ان خیالات کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

لسنا علم الله ممن يرى في هذه الاسباب مجتمعة او منفردة دليلا او شبه دليل على ما ذهب اليه انصار هذه الفكرة وقد نغالى اذا نحن اعتبرناها شبهات تعرض للبحث ويتكلف الباحث ردها .

خدا گواہ ہے کہ ہمیں ان اسباب میں مجموعی طور پر یا ایک ایک میں انفرادی حیثیت سے کوئی حقیقی دلیل یا دلیل کی صورت بھی اس دعوی کے ثبوت میں نظر نہیں آتی جسے ان لوگوں نے ثابت کرنا چاہا ہے بلکہ یہ بھی زیادتی ہوگی کہ ہم انھیں ایسے شبہات کا درجہ عطا کریں جو بحث و تحقیق میں سد راہ ہوتے ہیں اور جن کے جواب کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن اسکے بعد اُنھوں نے ایک ایک کر کے ہر دلیل کو رد بھی کیا ہے۔

پہلی دلیل کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ کا ہر طالب علم اس بات سے واقف ہے کہ حضرت علی کو اپنے سرپرست، چچازاد بھائی اور خُسر حضرت رسول کا صدمہ اٹھانا پڑا اُس وقت جب آپ کی عمر تیس برس یا اس سے کچھ زائد تھی۔ وہ جوانی کا زمانہ تھا اور جوانی کی امنگیں معلوم ہیں۔ اسکے ساتھ آپ میں اصابت رائے، تبحر علمی، باریک نظری اور حسن عمل کے وہ تمام خصوصیات موجود تھے جو دوسرے سن رسیدہ اور بزرگ صحابہ میں سمجھے جا سکتے تھے۔ اور پھر نصرت دین میں آپ کے وہ کارنامے خاص طور سے سرمایہ ناز تھے جو آپ نے رسالتمآب کی زندگی میں انجام دیے تھے۔ اس صورت میں کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کی قسمت کے فیصلہ میں آپ کو شریک مشورہ

کر لیا جائے لیکن حالات ایسے فراہم ہوئے کہ آپ رسول کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہے اور وہاں آپکی عدم موجودگی میں فیصلہ کر لیا گیا۔

اس صورت میں باہمی ایک طرح کی رنجش کا پیدا ہو جانا قدرتی حیثیت سے ایک ضروری امر ہے۔

اسکے بعد معاویہ نے آپ سے کھلم کھلا مقابلہ کیا اور جنگ کی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے ارباب جب حضرت علی کی شمشیر کشی کو ان لوگوں کے مقابلہ میں تسلیم کرتے ہیں تو پھر اُن کو اُس لفظی سخت کلامی سے جو ان لوگوں کی نسبت نظر آتی ہے تسلیم کرنے میں عذر کیوں ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کے کلام میں جو اشارے پہلی صورت (خلفائے ثلثہ کے حالات) سے متعلق ہیں وہ نسبۃً نرم و ملائم ہیں اور دوسرے موقع پر آپکے تصریحات بہت سخت ہیں۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ کتاب میں سجع و قافیہ کی پابندی اس حد تک ہرگز نہیں ہے کہ معنوی محاسن کو نظر انداز کر دیا گیا ہو بلکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اُسکے سجع و قافیہ میں آمد کی صورت نظر آتی ہے اور آورد نہیں ہے۔ اس طرح کی صورت اُس زمانہ میں بھی موجود تھی اور جو شخص جانتا ہو کہ علی بن ابیطالب کا فصاحت و بلاغت میں کیا درجہ تھا اُسے اس کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔

اسی سے تیسری دلیل کی کمزوری بھی ظاہر

ہو جاتی ہے۔ یہ کون کہتا ہے کہ باریک خیالی اور خوش بیانی اور وصف و تشبیہ کا حسن کسی قوم کا مخصوص حصہ ہے اور اگر ایک عرب، وہ بھی قریش کا انسان اور وہ جس نے قرآن کی فصاحت کو دیکھا ہو اور افصح العرب رسول کے ساتھ ابتداسے عمر سے رہا ہو وہ اس کمال کا مظاہرہ کرے تو قابل تسلیم نہیں ہے!

چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جسے علم غیب سے تعبیر کیا جاتا ہے اُسے ہم فراست اور زمانہ کی نبض شناسی کا نتیجہ سمجھتے ہیں جو علی ایسے حکیم اسلام سے بعید نہیں ہے۔

یہ تصریحات ہیں اکابر علمائے اہلسنت کے جنھوں نے نہج البلاغہ کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے۔ غیر مسلم مصنفین میں سے بھی دو شخصوں کی تحریر اس وقت میرے پیش نظر ہے جنھوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور نہج البلاغہ کی صحت اسناد کی گواہی دی ہے۔

(۱) عبدالمسیح انطاکی صاحب جریدۂ "العمران" مصر جس نے امیر المومنینؑ کی سیرت میں اپنی مشہور کتاب "شرح قصیدۂ علویہ" تحریر کی ہے اور وہ مطبع رعمسیس فجالہ مصر میں شائع ہوئی ہے۔ وہ اپنی اس کتاب کے ص ۵۳۹ پر تحریر کرتے ہیں

لاجدال ان سیدنا علیاً امیر المؤمنین
هو امام الفصحاء و استاذ
البلغاء و اعظم من خطب و
کتب فی عرف اهل هذا
الصناعة الالباء وهذا کلام
قد قیل فیه بحق انه فوق کلام
المخلوق وتحت کلام الخالق
قال هذا اکمل من عرف فنون
الکتابة و اشتغل فی
صناعة التحبیر والتحریر
بل هو استاذ الکتاب
العرب و معلمهم بلا مراء
فما من ادیب لبیب
حاول اتقان صناعة التحریر
الا و بین یدیه القرآن و
نهج البلاغة ذاک کلام الخالق
هذا کلام اشرف المخلوقین

اس امر میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیؑ فصحا کے امام اور
بلغا کے استاد ہیں اور وہ تمام اُن لوگوں میں کہ
جنھوں نے عربی زبان میں تقریر یا تحریر میں
کمال دکھایا سب سے زیادہ جلیل المرتبہ اور بڑا
درجہ رکھتے ہیں اُنکا کلام ہمارے سامنے ہے
جس کے متعلق سچی بات یہ کہی گئی ہے کہ وہ تمام
خلق خدا کے کلام سے بالا اور بس خالق کے کلام
کے ماتحت ہے۔ یہ ہر اُس شخص نے کہا ہے کہ جو
انشا پردازی کے فنون سے واقف اور تقریر و
تحریر کے فن میں ماہر ہے حضرت تمام عرب
انشا پردازوں کے استاد اور معلم ہیں۔ کوئی
باخبر ادیب جو انشا پردازی کے فن میں مہارت
حاصل کرنا چاہتا ہو ایسا نہ ہوگا جسکے سامنے
قرآن اور نہج البلاغہ موجود نہ ہوں وہ خالق
کا کلام اور یہ اشرف المخلوقین کا کلام اور وہ
انہی دونوں کتابوں کا سہارا لینے پر مجبور ہے

وعليهما يعوّل في التحرير
والتحبير اذا اراد ان يكون
في معاشر الكتبة المجيدين ولعل
افضل من خدم لغة قريش الشريف
الرضي الذي جمع خطب واقوال وحكم
ورسائل سيدنا امير المؤمنين
من افواه الناس واماليهم واصاب
كل الاصابة باطلاقه عليه اسم
نهج البلاغة وما هذا الكتاب الا
صراطها المستقيم لمن يحاول
الوصول اليها من معاشر المتأدبين
ولعل احسن وصف قرأته لنهج البلاغة قول
الاستاذ الكبير الفيلسوف الشيخ محمد عبده
المصري رحمه الله فقد وصف
ما كان يشعر به وهو بين يدي تلك الدرر
الحسان المنزلة بعقود الجمان۔

اگر اچھا انشا پرداز اور ادیب بننا چاہتا ہے
شاید اُن لوگوں میں کہ جنھوں نے قریش کی
زبان (عربی) کی خدمت کی ہے سب سے بڑا درجہ
شریف رضی کو حاصل ہے جنھوں نے حضرت علیؑ
کے خطبے اقوال حکم اور خطوط کو جمع کیا ہے لوگوں
کے محفوظات اور تحریرات سے اور بیشک انھوں نے
بہت ٹھیک رکھا ہے اُس کا نام "نہج البلاغہ"
کتاب حقیقتاً صحیح راستہ ہے اس شخص کے لیے
جو بلاغت کی منزل تک پہنچنا چاہتا ہو اور غالباً
بہترین توصیف جو میری نظر سے گذری ہے
نہج البلاغہ کی وہ قول ہے استاد کبیر فیلسوف
شیخ محمد عبدہ مصری کا جنھوں نے اپنے
احساسات و تاثرات کا اظہار کیا ہے اُس موقع
پر جب وہ ان نایاب بیش بہا موتیوں کے
سامنے تھے جو زر و جواہر سے زیادہ قیمت
رکھتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ ابن عبدہ کی وہ عبارت نقل کی گئی ہے جو ہم اس کے قبل ہدیہ ناظرین

کرچکے ہیں اور اس عبارت کے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

هذا ما رأه الاستاذ الامام رحمة الله	یہ رائے ہے جس کا استاذ امام (ابن عبدہ) رحمۃ اللہ
وما شعر به وهو مجد في درس	علیہ نے اظہار کیا ہے اور جو تاثرات آنجناب پیدا
نهج البلاغة سائرا فيها فلا عجب	ہوئے ہیں اس موقع پر جب وہ نہج البلاغہ کے
اذا ما رفعها بالنصيب الاعلى فكانت	درس میں منہمک اور بلاغت کی منزل کے سالک تھے
افصح من كتب في المتأخرين وقد	اسکے بعد کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگر خود
قال لي رحمة الله مرة اذا رمت	شیخ ابن عبدہ بلاغت میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہو گئے
ان تكون كاتبا فخذ الامام امير المؤمنين	ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ متاخرین میں فصاحت و
عليه صلوات الله استاذا	بلاغت کے اعتبار سے موصوف ہی بہترین
واتخذ اقواله الدرية في ظلمات	انشا پرداز تھے اور خود موصوف نے ایک مرتبہ
ليالك نبراسا وذكر مرة الى	مجھ سے فرمایا کہ اگر تم انشاپرداز بننا چاہتے ہو
المرحوم الشيخ ابراهيم اليازجي	تو امام امیر المومنین علی کو اپنا استاد بناؤ اور
الكاتب كاتب العرب وامام	اُن کے روشن کلمات کو اپنے لیے چراغ ہدایت
اساتذة اللغة فيهم في العهد	قرار دو اور ایک مرتبہ مجھ سے شیخ ابراہیم
الاخير بالاجماع قال "ما	یازجی نے جو اس دور اخیر میں متفقہ طور پر
اتقنت الكتابة الا بدرس	کامل انشاپرداز عرب تھے اور امام اساتذہ
القران العظيم ونهج البلاغة	لغت مانے گئے ہیں فرمایا کہ مجھے اس فن میں

القويم فهما كنز العربية الذي لا ينفد و — جو اتنا کمال حاصل ہوا وہ صرف مطالعہ
ذخيرتها للمتأدب وهيهات ان — قرآن مجید اور نہج البلاغہ کے یہ دونوں عربی
يظفر اديب بحاجته من — زبان کے وہ خزانہ عامرہ ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتے
هذه اللغة الشريفة ان — اور سرمایہ ہیں طالبان علم ادب کیلئے اور کیا ممکن ہے
لم يحي لياليه سهرا في — بھلا کوئی ادیب اپنے مقصد کو اس زبان کی کمالات
مطالعتها والتبحر في معاني — میں حاصل کر سکے جب تک وہ ان دونوں کتابوں کے
مطالبها — مطالعہ میں اپنی راتیں بیدار نہ رہا ہو۔

(۲) فواد افرام بستانی، استاذ الادب العربیہ فی کلیۃ القدیس یوسف (بیروت)
بڑے درجہ کے عیسائی ادیب اور محقق مورخ ہیں۔

انھوں نے ایک سلسلہ تعلیمی کتابوں کا "روائع" کے نام سے شائع کیا ہے جس میں مختلف جلیل المرتبہ مصنفین کے آثار قلمی اور تصانیف سے مختصر انتخابات، مصنف کے حالات، کمالات، کتاب کی تاریخی تحقیقات وغیرہ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مجموعوں کی صورت میں ترتیب دیے ہیں اور کیتھولک عیسائی پریس (بیروت) میں شائع ہوئی ہیں اس سلسلہ کا حصہ "امیر المومنین اور نہج البلاغہ" سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق تمہیدی مقدمہ میں جو مولف کے قلم سے ہے تحریر کیا ہے۔

انا نبدأ اليوم بنشر منتخبات من نهج البلاغة للامام — سب سے پہلے ہم اس سلسلہ کی ابتدا کرتے ہیں کچھ انتخابات کے ساتھ نہج البلاغہ
علی ابن ابیطالب اول مفکری الاسلام — کے جو اسلام کے سب سے پہلے مفکر امام علی بن ابیطالب کی کتاب ہے

اس کے بعد وہ حصہ شروع ہوا ہے جو سلسلہ روائع کی پہلی قسط ہے۔

اس کا ٹائیٹل پیج حسب ذیل ہے :-

علی بن ابی طالب

نہج البلاغہ

درس و منتخبات

بقلم

فواد افرام البستانی

استاذ الآداب العربیة فی کلیة القدیس یوسف

جمیع الحقوق محفوظة للمطبعة

المطبعة الکاثولیکیة - بیروت

۱۹۲۷

اس کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے جس کی تمہید کی چند سطریں حسب ذیل ہیں۔

علی بن ابیطالب	علی بن ابیطالبؑ
۶۰۰ ــــ ۶۶۱	ولادت ۶۰۰ء وفات ۶۶۱ء
لعلی بن ابیطالب شخصیة جذابة	علی بن ابیطالب کی ایک جذاب دخاص کشش
حامت حولها اقلام الرواة	والی شخصیت ہے جس کے گرد رواۃ حدیث اور
والمؤرخین واجتهدت فی فهمها	مورخین کے قلم ہمیشہ گردش کرتے رہے ہیں۔ اور
عقول النقاد المفکرین واهتدت	ناقدین ومفکرین کے عقول اُس شخصیت کے
بهدیها میول الزهاد والسالکین	سمجھنے میں کوشاں رہے ہیں۔ اور زہاد و ارباب
وسارت تحت لوائها الجم الغفیر	سلوک کے توجہات اُنکی سیرت اور طرز زندگی
من المتأدبین ولم تکن الآراء	کی طرف متوجہ رہے ہیں اور اُنکے علم کے سایہ
المختلفة والنظریات المتباینة	میں ارباب ادب کی بڑی جمعیت چلتی رہی ہے
والمجادلات العدیدة بین	مختلف اقوال اور جداگانہ نظریات اور کثیر التعداد
السنیین والشیعیین علی کرّ	مناظرات جو باستداد زمانہ سنی اور شیعی فرقوں
الایام الا لتزید الرجل سموا	میں رہا کیے ہیں وہ اُس انسان کی بلندی
وعقلیته بروزا من خلال	میں اضافہ ہی کرتے رہے۔ اور اُسکے کمالات عقلیہ

غشاء النازعات المتکا ثفۃ حینا و اشفاف احیانا فمن ھو ھذا الرّجل العظیم و ما ھی قیمۃ رجل الادب۔

کی نمائش اُن منازعات کے پردوں سے جو کبھی گہرے اور اکثر اوقات ہلکے رہا کیے ہیں زیادہ ہی ہوتی رہی ہے۔ ہم کو دیکھنا ہے کہ یہ عظیم الشان انسان کون ہے اور علم ادب کا مخصوص انسان کیا قدر و قیمت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مختلف عنادین کے تحت میں امیر المومنینؑ کی سیرت اور حضرت کے خصوصیات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ایک عیسائی کی تحریر ہونے کے سبب پورے طور سے شیعی نقطۂ نظر کے موافق نہ ہو لیکن پھر بھی تحقیقت و انصاف کے بہت جوہر اپنے دامن میں رکھتی ہے۔ موضوع کی اجنبیت کو دیکھتے ہوئے یہ مقام مقتضی نہیں ہے۔ ورنہ ضرورت ہے کہ اس تحریر کا پورا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جائے عنادین کتاب حسب ذیل ہیں:۔

نشأتہ غیرتہ و شجاعتہ بیماناتہ وا مالہ۔ بعد موت النبی فیئو رحمۃ علیؓ۔ خلافۃ علی۔ المبایعۃ والمعارضۃ معرکۃ الجمل۔ معرکۃ صفین۔ آثارہ۔ شخصیۃ علی الادبیۃ دور الشعور۔ دور المخیلۃ۔ دور العقل۔

غرض اسی طرح کے عنادین قائم کیے گئے ہیں۔ اور اپنے فہم کے مطابق امیر المومنینؑ کی شخصیت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک اجنبی شخص کے قلم سے خوش آئند ضرور معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ کہیں کہیں اس میں منظرل غلطی اور بھول چوک کا نمونہ بھی نظر آجائے۔ مذکورۂ بالا عنادین پر ایک حد تک سیر حاصل بحث کرتے ہوئے۔ مصنف نے

عنوان قائم کیا ہے۔

"نہج البلاغہ" اور دوسرا عنوان "جمعہ" یعنی اس کتاب کی جمع و تالیف" اسکے تحت میں تحریر کیا ہے:

قال المسعودی عن خطب علی بن ابی طالب اتفافی سائر مقامات ه اربعمائة خطبة ونیف وثمانون یوردها علی البدیهة تداول الناس ذلك عنه قولا وعملا وما زال الناس یتداولون ذلك حتی قام الشریف الرضی فجمع کل ما نقل عن الامام من خطب ورسائل ومواعظ فضمنها کتابا واحدا اسماه "نهج البلاغه" انتهی من تالیفه فی رجب سنة ۴۰۰ھ (اذا س ۱۰۱) بعد ان ترك اوراقا بیضا فی آخر کل باب رجاء ان یضیف

مسعودی نے حضرت علی کے خطبوں کی نسبت کہا ہے کہ وہ آپ کے تمام مواقع زندگی میں کچھ اوپر چار سو اسی خطبے ہیں جن کو حضرت نے فی البدیہہ ارشاد کیا تھا۔ اور لوگوں نے آپ سے سینہ بسینہ انکو نقل کیا۔ یہ خطبے برابر لوگوں میں شائع رہے یہاں تک کہ شریف رضی کا زمانہ آیا۔ اور انھوں نے جو کچھ امام کے خطبے اور خطوط اور مواعظ راویوں کی زبان سے نقل ہوئے تھے سب کو یکجا مجتمع کر دیا اور ایک کتاب میں محفوظ کرکے اسکا نام رکھا "نہج البلاغہ" جس کی تصنیف سے وہ رجب ۴۰۰ھ میں فارغ ہوئے اور انھوں نے ہر باب کے آخر میں کچھ اوراق سادہ رکھے اس امید میں کہ جمع و تالیف کے بعد شاید کچھ اور دستیاب ہو تو وہ اسکی مناسب جگہ پر درج کیا جا سکے۔ اور شریف رضی مذکور حضرت علی کا

لعلّ شيئ بعد الجمع فيلحقه في المحل	ادا دیں تھے۔ انکا نام تھا محمد بن طاہر بن حسین
الّذي يناسبه الشريف الرضي من سلالة علي	بن موسیٰ بن ابراہیم مرتضیٰ ابن امام موسیٰ کاظم
اسمه محمد بن طاهر بن الحسين بن موسى بن	ولادت انکی سنہ ۹۶۹ء میں اور وفات سنہ ۱۰۱۵ء میں
ابراهيم المرتضى بن موسى الكاظم ولد سنة ۹۶۹	تھی اور اپنے دادا (ابراہیم مرتضیٰ) کے نام کی نسبت سے
وتوفي سنة ۱۰۱۵ ويعرف ايضاً بالمرتضى لقب	کبھی انکو مرتضیٰ بھی کہا جاتا تھا اور شریف موسوی
احد اجداده وبالشريف الموسوي كان من	سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔ یہ اپنے زمانہ کے بڑے مشہور
اشهر ادباء عصره وله ديوان شعر معروف	ادیب تھے اور ان کا ایک دیوان مشہور و معروف ہے۔

اس کے بعد عنوان قائم کیا ہے "صحة نسبته" یعنی اس کتاب کی صحت نسبت

اس کے تحت میں لکھا ہے۔

لم يمض زمن على جمع الكتاب حتى	نہج البلاغہ کی جمع و تالیف کو زیادہ زمانہ نہ گذرا
شك قوم من النقاد والمؤرخين	تھا کہ بعض ارباب نظر اور مورخین نے اس کتاب
في صحة نسبته وكان في مقدمتهم	کی صحت سند میں شک کرنا شروع کر دیا۔ ان
ابن خلكان فنسبه الى جامعه	میں سب کا پیشرو ابن خلکان ہے جس نے
وتبعه على هذا القول الصفدي	اس کتاب کو اس کے جامع کی طرف منسوب کیا
وغيره فتغلغل الشك بين القوم	اور پھر صفدی وغیرہ نے اس کی پیروی کی
الى اليوم وكان تسمية الشريف	اور پھر شریف رضی کے بسا اوقات "مرتضیٰ"
الرضي بلقب جده المرتضى	کہے جانے نے جو ان کے دادا کے لقب کی

نسبت على بعض المؤرخين التمييز بينه وبين اخيه علي بن طاهر المعروف بالمرتضى (٩٦٦-١٠٤٤) فنسبوا الى هذا الاخير جمع نهج البلاغة كما فعل جرجي زيدان وزاد غيرهم كالمستشرق كليمان فجعل المرتضى مؤلف الكتاب ونحن اذا تدبرنا اسباب الشك نراها ترجع الى خمسة امور.

مناسبت سے تھا بعض لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کر دیا اور وہ ان میں اور ان کے بھائی علی بن طاہر معروف سید مرتضی (متولد ۹۶۶ء متوفی ۱۰۴۴ء) میں تفرقہ نہ سمجھ سکے اور انھوں نے نہج البلاغہ کے جمع کو ثانی الذکر کی طرف منسوب کر دیا جیسا کہ جرجی زیدان نے کیا ہے اور بعض لوگوں نے جیسے مستشرق کلیمان نے طرہ یہ کیا کہ کتاب کا اصل مصنف سید مرتضی کو قرار دیدیا۔ ہم جب اس شک کے وجوہ و اسباب پر غور کرتے ہیں تو وہ ہر پھر کے پانچ امر قرار پاتے ہیں۔

(١) ان في نهج البلاغة من الافكار السامية والحكم الدقيقة ما لا يصح نسبته الى عصر علي.

(۱) یہ کہ نہج البلاغہ میں ایسے بلند مطالب اور دقیق فلسفی رموز ہیں جو حضرت علی کے زمانہ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔

(٢) ان فيه من التعريض بالصحابة ما لا يصدر عن رجل فاضل كعلي.

(۲) اس میں صحابہ کے متعلق ایسی تعریضات ہیں جو حضرت علی ایسے بلند مرتبہ انسان کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔

(٣) ادعاء علم المغيبات وهو	(٣) غیب کی باتوں کے علم کا دعوی اور
لا یکون فعل رجل عاقل .	یہ کسی عقلمند کا کام نہیں ہے
(٤) الوصف الدقيق .	(٤) کسی بات کا وصف بیان کرنے میں موشگافی-
(٥) صناعة السجع والتمنيق التي	(٥) سجع وقافیہ اور عبارت آرائی جس کی اس
لم يتعوّدها اهل ذلك العصر	زمانہ والوں کو عادت نہ تھی -
و ليس في اكثر هذه الاسباب	لیکن یہ تمام اسباب ایسے ہیں کہ وہ اس
ما يقف عثرة في سبيل صحة نسبة الكتاب	کتاب کی صحت سند میں سد راہ نہیں ہوسکتے-
فاما سمو الافكار ودقة الحكم واصابة	پہلی بات یعنی خیالات کی بلندی اور فلسفی
المعنى فانها في كل عصر اذ هي	نکتہ پردازی اور مطالب کی صحت اور مضبوطی
ناتجة عن الاختبار البشري	یہ ہر زمانہ میں پیدا ہوسکتی ہے- اس لئے
مرافقة لهذه الحيوة في تجاربها	کہ یہ انسان کے غور و فکر اور زمانہ کے
وقد رأينا في حيوة المؤلّف	حالات سے تجربہ کے ساتھ سبق آموزی پر
واحزانه الكثيرة ونحيبه	مبنی ہے- اور مصنّف (یعنی حضرت علی) کی
اماله موادّ وافرة للتأملات	زندگی اور حضرت کے مختلف مصائب اور
العديدة والنظريات	رنج وغم کے واقعات میں ایسے کافی اسباب
العميقة فضلا عن ان عليًا	اور مواد فراہم ہیں کہ جنکی وجہ سے آپکے
حفظ القرآن بما فيه	غور و فکر کی قوت زیادہ ہوجائے اور

من الآيات وكان عالما
كاكثر رجال عصره بكثير
من الحكم البليغة الموجودة
في التوراة والانجيل فامكنه
الاستقاء منها و انما
التعريض بالصحابة
فانه شيئ طبيعي في
ابن آدم ان يتأفف و
يتألم اذ يرى نفسه
ممنوعا من نيل مراده
مصروفا عن حقه و
الانسان مهما تقدم
في الصلاح يظل انسانا
ضعيفا عرضة لعوامل
الطبيعة البشرية
واما علم الغيبيات
فلا نتعرض له و هو

آپ حالات زمانہ میں تامل اور گہری فکر سے
کام لیا اسکے علاوہ آپ قرآن مجید اور اسکی تمام
آیتوں کے حافظ تھے۔ اور پھر اپنے زمانہ کے
بہت سے لوگوں کی طرح آپ اُن فلسفی اور
حکمی باتوں سے بھی مطلع تھے جو توریت و
انجیل میں مذکور ہیں، اور اس لئے آپ کو
اُن سے اقتباس کا موقع بھی حاصل تھا
(اس عبارت میں تبصرہ نگار کے عیسائی مذہب کے
جذبات بہت زیادہ کارفرما نظر آتے ہیں)
دوسری بات یعنی صحابہ کے متعلق تعریض
یہ تو انسان کا فطری خاصہ ہے کہ وہ اُف
کہے اور رنجیدہ ہو جب اپنے تئیں اپنے
مقصد سے علیحدہ اور اپنے حق سے محروم
ہوتے دیکھے۔ اور انسان جتنا بھی بلند مرتبہ
ہو لیکن پھر بھی انسان ہے اور انسانی خصوصیات
سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔
رہ گیا علم مغیبات اُسکے متعلق ہم کچھ کہنا

ليس باحسن ما في نهج البلاغة

وإذا دققنا في الوصف وكماله وأجل مظهره في نهج البلاغة خطبة الخفاش والطاؤس نحكم أنه سبب فاسد لأن من أخص صفات الشعر الجاهلي والمخضرم اتمام الوصف وتتبع هيئات الموصوف الى آخرها.

نرى ذلك في شعر الشنفرى وامرئ القيس وعنترة وبشير بن عوانة من الجاهليين وعمر بن ابي ربيعة وامثاله من صدر الاسلام

نہیں چاہتے (بیشک ایک عیسائی کو اس بارہ میں سکوت ہی اختیار کرنا چاہیے) اور یہ حصہ یعنی غیب کی چیزوں کا باب نہج البلاغہ میں کوئی اہم درجہ نہیں رکھتا ہے کہ اس کی نسبت خاص طور سے بحث کی جائے۔

اسکے بعد آخری وجہ یعنی وصف میں موشگافی اور اُسکا نمایاں نمونہ خطبہ خفاشیہ اور طاؤسیہ ہے اسکے لئے بھی ہمارا فیصلہ ہے کہ یہ سبب شک کا بالکل غلط ہے اس لیے کہ زمانہ جاہلیت اور پھر درمیانی درجے کے اشعار کی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہر چیز کا وصف حد کمال پر پہونچتا ہے۔ اور موصوف کی ہیئت اور اُسکی شکل کے تمام خصوصیات کو پورے طور پر پیش کیا جاتا ہے یہ بات ہم کو شنفری اور امرالقیس اور عنترہ اور بشیر بن عوانہ کے اشعار میں نظر آتی ہے جو زمانہ جاہلیت کے شعرا ہیں اور عمر بن ابی ربیعہ کے اشعار میں بھی کہ جو صدر اسلام کا

وكلهم يجارون عليًا زمانا ومكانا .

شاعر ہے۔ اور یہ سب زمانہ و مکان کے اعتبار سے حضرت علی سے قریب رکھتے ہیں۔

ونكاد نقول القول نفسه عن السجع لولا الخطبة المعروفة بالشقشقية وهي من اسباب الشك عند الكثيرين على انه يروى ابن ابي الحديد اشهر شارحي نهج البلاغة عن بعض مشايخه ان الشقشقية كانت معروفة قبل مولد الرضي .

اور یہی ہمارا فیصلہ ہے آخری وجہ یعنی سجع و قافیہ اور عبارت آرائی کے متعلق بیشک سب سے بڑا سبب بہت سے لوگوں کے شک کا خطبہ شقشقیہ ہے۔ حالانکہ ابن ابی الحدید جو نہج البلاغہ کا سب سے مشہور شارح ہے اسکا بیان ہے اپنے بعض اساتذہ کی زبانی کہ خطبہ شقشقیہ سید رضی کی ولادت کے قبل سے مشہور و معروف تھا۔

اس کے بعد بحث کو ختم کرتے ہوئے لکھا ہے۔

هذا وانه لمن الفضول الافاضة بذكر بلاغة هذا التاليف و الفائدة الجمة الناتجة عن دراسته فهو كما قال الشيخ محمد عبده حاو جميع ما يمكن ان يعرض للكاتب والخاطب من

اس کتاب کی فصاحت و بلاغت اور اسکے درس و تدریس میں جو عظیم فائدہ ہے اسکا تذکرہ کرنا فضول ہے۔ اس لئے کہ حقیقۃً جیسا کہ شیخ محمد بن عبدہ نے کہا ہے "یہ کتاب حاوی اور جامع ہے تمام ان اغراض و مقاصد کو جو کسی انشاپرداز یا مقرر کو اپنی تحریر و تقریر میں پیش نظر ہو سکتے ہیں اس لئے کہ اس میں

اغراض الكلام فقد تعرض للمدح
والذم الادبي والترغيب في الفضائل
والتنفير من الرذائل والمحاورات
السياسية والمخاصمات الجدلية
وبيان حقوق الراعي على الرعية
وحقوق الرعية على الراعي واتى
على الكلام في اصول المدنية
وقواعد العدالة وفي النصائح
الشخصية والمواعظ العمومية وكما
قيل بتعبير اوجز وتاثير اوفر هو
تحت كلام الخالق وفوق كلام المخلوق"

مدح مہذبانہ مذمت، فضائل و محاسن میں
ترغیب، بری باتوں سے اظہار نفرت،
سیاسی خیالات، مجادلانہ مکالمات، حاکم کے
حقوق بذمہ رعیت، رعیت کے حقوق بذمہ حاکم
سب کچھ موجود ہیں۔ پھر تمدن کے اصول،
عدالت کے قواعد، انفرادی نصائح اور عمومی
مواعظ سب کچھ مندرج پائے جاتے ہیں۔
مختصر اور مؤثر لفظوں میں وہی
ہے جیسا کہا گیا ہے کہ خالق کے
کلام سے پست اور مخلوق کے
کلام سے بلند ہے۔

اس کے علاوہ اگر انسان کتب تاریخ و سیر کی سیر کرے تو اسے جستہ جستہ نہج البلاغہ کے مندرجہ خطب و کتب کے اقتباسات اتنی کثرت سے مختلف مستند اسلامی کتب میں دستیاب ہونگے جنکے بعد اگر وہ منصف مزاج اور حقیقت پسند ہے تو کبھی علامہ سید رضی رح کی طرف کسی بدگمانی کا توہم بھی نہ کریگا بلکہ وہ یقین کریگا کہ انھوں نے یہ تمام علمی و ادبی و مذہبی مواد مختلف مستند اسلامی کتب کے تتبع کے ساتھ جمع کیا ہے بلکہ بنظر احتیاط اس میں بھی انتخاب اور انتخاب در انتخا

اصول کو محفوظ رکھا ہے۔

کامل ابن اثیر، طبری، مروج الذہب وغیرہ میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ نجف اشرف کے علامہ شیخ ہادی کاشف الغطاء دام ظلہ جو ایک متبحر اور وسیع النظر عالم ہیں انھوں نے "مستدرک نہج البلاغہ" یعنی امیرالمومنین کے خطب و کتب و کلمات جو نہج البلاغہ میں درج ہونے سے رہ گئے تھے ان کی جمع و تالیف کے سلسلہ میں "مدارک نہج البلاغہ" کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے اور اسمیں نہج البلاغہ کے تمام مندرجات کو جو دوسرے کتب میں ہیں اور وہ زیادہ تر نہج البلاغہ کے قبل کے ہیں تلاش کرکے انکا حوالہ دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔

نہج البلاغہ کے داخلی اسلوب اور طریقہ تالیف کو جو کوئی شخص دیکھے وہ اس شرط کے ساتھ کہ متعصب، معاند، ضدی اور ہٹ دھرم نہو ذاتی حیثیت سے یہ یقین کرلیگا کہ اس کتاب میں جمع و تالیف یعنی متفرق مواد کو مجتمع کردینے کا کام انجام دیا گیا ہے اور اس میں کسی تصنیف یا ذاتی تحریر کا پتہ بھی نہیں ہے۔

یہ بھی شعبہ بہت وسیع ہے اور اس میں اس بات کی اہم ضرورت ہے کہ پورے نہج البلاغہ کا تتبع کرکے وہ مقامات پیش کردوں جہاں اس قسم کے خصوصیات نمایاں ہیں جو کتاب کی تالیفی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مگر بسر دست اس جزو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

علامہ سید رضی کی طرف سے جہاں جہاں بطور حل لغات یا تبصرہ کے مختلف حواشی اور تذییلات تحریر ہوئے ہیں انکی اور نہج البلاغہ کے متن کی عبارت میں عظیم اختلاف جو ایک ساتھ انسان کی نظر کے سامنے دو مختلف نمونے پیش کر دیتا ہے اور ایک طرف کتنا ہی جلیل القدر اور علم ادب ہیں گرانمایہ سہی لیکن انسان کا کلام اور دوسری طرف مافوق کلام المخلوقات اور ماتحت کلام الخالق، کلام انسان کی نظر کو اپنے تفرقہ کی طرف پوری طور سے متوجہ کر لیتا ہے جس کے بعد ایسا ہی عقل کا نابینا ہو تو وہ کہے کہ اس کلام کا مصنف یہی شخص ہے جسکی طرف جمع و تالیف کی نسبت دی جاتی ہے

پھر سید رضی رح کے دیگر تصانیف جیسے مجازات النبی" "خصائص الائمہ" حقائق التنزیل وغیرہ جو فعلاً کتبخانوں میں موجود ہیں اُن میں اور اس کتاب نہج البلاغہ کے اسلوب تحریر انداز بیان اور پایہ و مرتبہ میں موازنہ یہ ایک مستقل حقیقت رسا ذریعہ ہے جو شکوک کیلئے خرمن سوز بجلی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ان سب کے بعد علامہ سید رضی کی جلالت و رفعت امانت و دیانت، صداقت و حقانیت جس کے دوست دشمن سب ہی معترف ہیں اور شیعوں کے علاوہ اُن کے زمانہ والے اور بعد کے علمائے اہلسنت کی کتابیں انکے بارے میں رطب اللسان ہیں اور عباسی خلیفۃ المسلمین کی طرف سے انکا نقابت اشراف کا عہدہ جو انتہائی جلیل القدر منصب کی شان رکھتا ہے اور پھر دار السلام بغداد ایسے دار الخلافت اور سنی مرکز علم و حدیث میں انکا قیام اور معاصرین کی رقیبانہ و ناقدانہ دیکھ بھال

ایسی ذمہ دارانہ حیثیت کے شخص کی نسبت ان اسباب و حالات کی موجودگی میں یہ خیال کس قدر حقیقت سے دور اور تنگ نظری کا نتیجہ ہے کہ اُس نے ایک پوری کتاب تصنیف کر کے ایک تاریخی مذہبی بلند ہستی یعنی امیرالمومنین علی بن ابیطالب کی طرف منسوب کر دی پھر نہ بغداد کی فضا میں کوئی انقلاب ہوا نہ اُسکے خلاف کوئی احتجاج کیا گیا نہ کسی قسم کی تنبیہ کی نوبت آئی۔ یہ ہرگز عقل میں آنیوالی بات نہیں ہے۔

ہم جہانتک دیکھتے ہیں علامہ سید رضی کے زمانہ اور اُسکے ایک عرصہ بعد تک کوئی آواز نہج البلاغہ کی صحت کے خلاف بلند نہیں ہوئی ہے اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ خود سید رضی کی تصنیف ہے۔

بیشک سب سے پہلے مورخ ابن خلکان ہیں جنھوں نے کتاب کے مضامین کو دیکھکر اُسکے امیرالمومنین کی زبان کا کلام ہونے میں شک کیا ہے اور لاعلمی کی حیثیت سے اُس کو خود سید رضی کی طرف منسوب کر دیا ہے لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ لاعلمی کی اوپر مبنی ہونے والی نفی کسی طرح اُس ثبوت کے مقابل نہیں آسکتی جو یقینی اور قطعی دلائل کا نتیجہ ہو۔ انکار یا اعتراض کرنے والوں کے بیانات کو جب دیکھا جاتا ہے تو اُن میں صاف نظر آتا ہے کہ یہ انکار کسی محققانہ جستجو اور کاہش و کاوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ان معترضین نے اکثر خود نہج البلاغہ کو اٹھا کر دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی ہے۔ انکے مضطربانہ دورازکار بیانات ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اندھیرے میں تیراندازی ہو رہی ہے۔

لطف یہ ہے کہ جدید زمانہ کے بہت سے مدعیانِ تحقیق نے بھی آنکھ بند کرکے ٹٹولتے ہوئے راستہ چلنا اچھا سمجھا ہے اور بلند بانگ دعوائے حقیقت کی ذمہ داریوں کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

جرجی زیدان ایسا شخص جو "تاریخ آداب اللغۃ العربیہ" کے ایسے موضوع پر قلم اٹھانے بیٹھا ہو وہ نہج البلاغہ کے متعلق کلام امیر المومنین ہونے میں اظہارِ شک کے ساتھ اس کے جمع و تالیف کو جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کی طرف منسوب کر دے جو سید رضیؒ کے بھائی اور اُن سے تین برس بڑے ذوالثمانین کے لقب سے ملقب اور شافی، تنزیہ الانبیا، انتصار وغیرہ کے مصنف ہیں اور سید رضیؒ کے انتقال کے ۲۹ برس بعد تک زندہ رہے ہیں حالانکہ یہ خیال علاوہ اس تواتر سماعی کے جو ہر کتاب کے اس کے مصنف کی طرح صحیح طور سے منسوب کئے جانے کا واحد ذریعہ ہے اور نیز نہج البلاغہ کے قریب اور مصنفین کے تحریرات کے وہ چاہے اُن کے کلام امیر المومنینؑ ہونے میں شک کریں مگر اُن کی جمع و تالیف کو سید رضی کی طرف نسبت دینے پر متفق ہیں خود نہج البلاغہ کے مطالعہ سے بھی غلط ثابت ہوا اس لئے کہ اس میں "خصائص الائمہ" کا حوالہ موجود ہے اس طرح کہ اس کو ہم نے خصائص الائمہ میں لکھا ہے اور کتاب خصائص باتفاق کل علامہ سید رضی ہی کی کتاب ہے سید مرتضیٰ کی نہیں ہے۔

کتاب منتخبہ فی تاریخ آداب العربیہ جو عطایا دمشق کی تصنیف ہے اور ...

مصر میں سنہ ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی ہے اُس کے صفحہ ۳۰ پر امیر المومنین علی بن ابی طالب کے حالات میں مذکورہ بالا تحقیق میں ترجمہ کر کے سونے پہ سہاگے کا کام کیا ہے اور عجیب و غریب گہر افشانی کی ہے جو نذر ناظرین ہے۔

الخليفة امير المومنين علي بن	خلیفہ امیر المومنین علی بن ابیطالب آپ کی
ابيطالب توفي سنة ٦٦٣ وقد اشتهر	وفات سنہ ۶۶۳ء میں ہوئی ہے اور آپ اسلام
في الجيل الاول من الهجرة	میں اپنے علم اور شاعری کے سبب سے بہت
بعلمه و شعره وله مجموع	مشہور ہو گئے تھے۔ اور آپ کا ایک مجموعہ
مائة حكم ترجم الى الفارسية	حکیمانہ اقوال کا جس کا فارسی اور ترکی میں
والتركية وكتاب نهج البلاغة	ترجمہ ہوا ہے۔ اور نہج البلاغہ ہے کہ جو
وهو مجموع خطب ومواعظ	مجموعہ ہے خطب اور مواعظ کا۔ اور ایک
وينسبون له ديوان شعر	دیوان اشعار کا بھی آپ کی طرف منسوب ہے
يدعى انوار العقول والصحيح	جس کا نام ہے انوار العقول اور واقعہ یہ ہے
ان بعض هذه الحكم والمواعظ	کہ اُن میں سے بعض حکم اور مواعظ اور تقاریر
والعقائد هو من تاليف ونظم الخليفة	تو تالیف اور نظم خلیفہ علی کی ہیں لیکن اکثر
علي ولكن اكثرها كما يظنه المحققون	ان میں سے جیسا کہ محققین علماء کا خیال
من العلماء من قلم احد الشعراء	ہے وہ آپ کی نسل کے ایک شاعر امام شریف
من نسله وهو الامام شريف مرتضى المتوفى سنة ٤٣٦	مرتضیٰ کی تصنیف ہیں جن کا انتقال سنہ ۱۰۴۴ء میں ہوا

واہ سبحان اللہ کیا کہنا اس تاریخی تحقیقات کا جس پر علم و تحقیق آٹھ آٹھ آنسو روئیں ۔کتب رجال ۔تراجم علماء و تواریخ اسلام سامنے ہیں ذرا دیکھا تو جائے کہ یہ شریف مرشد کون ہیں جنکی طرف اس کتاب کو منسوب کیا جا رہا ہے ۔ اور پھر کاش اپنا خیال درج کیا ہوتا ۔ مگر قیامت تو یہ ہے کہ محققین علماء کی طرف نسبت دی ہے ۔ اب یہ محفل محققین دیکھنے کے قابل ہے جو مصنف کے عالم خواب میں مرتب ہوئی تھی اور جو ممنون تعبیر بھی نہیں ہے ۔ کیا ایسے ہی کمزور متزلزل بے اصل خیالات سے ان قطعی اور یقینی دلائل اور اقوال علماء کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو نہج البلاغہ کی صحت کے متعلق سابق میں درج کئے گئے۔

تمام شد

فہرست رسائل امامیہ مشن رجسٹرڈ ۔ لکھنؤ

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب	۰۴/	۱/	۲۰	دی مارٹیڈم آف حسینؑ	۲/	۳/
۲	تحریف قرآن کی حقیقت (ختم)	۰۶/	۱/	۲۱	اسوۂ حسینی	۰۷/	۱۳/
۳	مولود کعبہ (ختم)	۱/	۳/	۲۲	جنگ صفین	۳/	۵/
۴	دعوت حجت	۰۴/	۱/	۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۰۶/	۱/
۵	اصول دین اور قرآن	۰۴/	۱/	۲۴	" " حصہ دوم	۰۵/	۱/
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۰۳/	۱/	۲۵	مقصود کعبہ	۱/	۵/
۷	حسینؑ اور اسلام (اردو)	۰۱/	۲/	۲۶	مذہب باب بہا حصہ دوم	۹/	۱۳/
۸	" " (ہندی)	۱/	۲/	۲۷	مذہب اور سائنس	۱/	۵/
۹	" " (انگریزی)	ختم		۲۸	معرکۂ کربلا	ختم	
۱۰	متعہ اور اسلام	۹/	۲/	۲۹	کربلا کا مہا یدھ	"	
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۰/	۳/	۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	۲/	۳/
۱۲	تجارت اور اسلام (ختم)	۲/	۱/	۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۹/	۱۳/
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم (ختم)	۰۴/	۱/	۳۲	دور استبداد	۰۴/	۱/
۱۴	علی اور کعبہ (ختم)	۱/	۲/	۳۳	حقیقت بداء	۲/	۲/
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۰۶/	۱/	۳۴	خطیب آل محمد	۰۳/	۱/
۱۶	مذہب باب و بہا حصہ اول	۰۵/	۱/	۳۵	تدوین حدیث	۱/	۵/
۱۷	نور دو غدیر	۱/	۵/	۳۶	مطلوب کعبہ	۱/	۳/
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲/	۵/	۳۷	محاربۂ کربلا	۲/	۵/
۱۹	کربلا کا اتم بلیدان (ہندی)	ختم		۳۸	اسلام کا پیغام اردو	۰/	۵/

۳۹	دی مسیج آف اسلام انگریزی	۱۰ر	۵ر	۴۸	شہدائے کربلا	۲ر	ـ/
۴۰	اثبات عزاداری	۴ر	ـ/	۴۹	کربلا کا ماسمر (ہندی)	۳ر	[illegible]
۴۱	مسئلہ فدک	۵ر	ـ/	۵۰	حسین دی پیپل آف کربلا	۱ر	[illegible]
۴۲	تاجدار کعبہ	۱ر	ـ/	۵۱	شہید اعظم	۱ر	[illegible]
۴۳	خلافت وامامت حصہ اوّل	۵ر	ـ/	۵۲	لا تفسدوا فی الارض	۸ر	[illegible]
۴۴	〃 〃 حصہ دوم	۴ر	ـ/	۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۴ر	ـ/
۴۵	〃 〃 حصہ سوم	۴ر	ـ/	۵۴	خلافت وامامت حصہ چہارم	زیر طبع	
۴۶	تحقیق اذاں	۱ر	ـ/	۵۵	شہدائے کربلا حصہ دوم	〃	
۴۷	ذوالجناح	۲ر	ـ/	۵۶	ائمہ کے تعلیمات	〃	

فہرست کتب امامیہ مشن بک ایجنسی

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچ ڈاک
۱	حسین دی مارٹر (انگریزی) ختم	۱۲ر	ـ/	۸	رسالہ رسول کی بیٹی	۲ر	[illegible]
۲	الشہید	۱۰ر	ـ/	۹	کمال عصمت	۱ر	[illegible]
۳	کائنات قبل از اسلام	۳ر	ـ/	۱۰	رجال بخاری حصہ دوم	۶ر	[illegible]
۴	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸ر	ـ/	۱۱	ڈیموکریسی اینڈ فریڈم آف تھاٹ (انگریزی)	عکر	[illegible]
۵	تیجہ دینیات	عہ	ـ/	۱۲	تاریخ ازدواج	۸ر	[illegible]
۶	ذخیرۃ الاحکام	۴ر	ـ/	۱۳	الہامی کلمات	۳ر	[illegible]
۷	صحیفہ تجلی (رباعیات)	۸ر	ـ/	۱۴	شہید اسلام	عکر	[illegible]

پرنٹر ممتاز حسین جونپوری - پبلشر سید محمد رضا نقوی۔